امارت شرعیہ

تعارف وخدمات

شائع کردہ

شعبۂ نشر واشاعت امارت شرعیہ بہار، اڈیشہ وجھارکھنڈ پھلواری شریف، پٹنہ۔۸۰۱۵۰۵

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پیش لفظ

أَلْحَمْدُ لِوَلِيِّهٖ والصّلوٰةُ وَ الْسَّلَامُ عَلٰى نَبِيِّهٖ، أَمَّابَعْدُ

امارت شرعیہ کا قیام جن عظیم مقاصد کے لیے ہوا، ان میں اقامت دین، احکام شرعی کا اجراء ونفاذ اور مسلمانوں کو کلمۂ واحدہ کی بنیاد پر ایک امیر شرعی کے تحت منظم ومتحد کرنا، بنیادی حیثیت رکھتے ہیں۔ امارت شرعیہ کی صد سالہ تاریخ شاہد ہے کہ وہ اپنے نصب العین سے کبھی غافل نہیں رہی اور اس نے اپنی جدوجہد میں ہمیشہ کتاب وسنت کو مشعل راہ بنایا اور یہاں کے مسلمانوں کی بروقت دینی وملی رہنمائی کی، جس سے پورے ملک کے مسلمانوں کو روشنی ملی ہے اور وہ ہمیشہ اس کی آواز پر لبیک کہنے کو تیار رہتے ہیں۔

الحمد للہ! نظام شرعی کے اس کامیاب تجربہ کی وجہ سے، اسی طرح کا نظام ملک کے دوسرے صوبوں میں بھی وہاں کے مسلمان قائم کر رہے ہیں۔ یہ امارت شرعیہ کا تعارفی کتابچہ ہے، جس کا اضافہ شدہ اڈیشن امیر شریعت سابع مفکر اسلام حضرت مولانا محمد ولی رحمانیؒ کے حکم سے شائع کیا گیا تھا۔ اب اس میں مزید اضافہ کے ساتھ امیر شریعت حضرت مولانا احمد ولی فیصل رحمانی صاحب دامت برکاتہم کی اجازت وحکم سے از سرنو شائع کیا جا رہا ہے، اس کے مطالعہ سے آپ نہ صرف امارت شرعیہ کے شعبہ جات کی تفصیل اور اس کی کارگزاری سے واقفیت حاصل کریں گے، بلکہ آپ امارت شرعیہ کے مقاصد کی تکمیل میں تعاون کے ساتھ اس دینی ادارہ کی بقاء وتحفظ اور اس کی ترقی واستحکام کے لیے دعا بھی فرمائیں گے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنی مرضیات پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

محمد شبلی القاسمی

قائم مقام ناظم امارت شرعیہ

بہار، اڈیشہ وجھارکھنڈ پھلواری شریف، پٹنہ

۹؍جمادی الاخریٰ ۱۴۴۳ھ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

امارت شرعیہ

کی

اہمیت وضرورت

اسلام ایک مکمل نظام حیات ہے۔اس کا دائرہ محض عبادات ومعاملات تک محدود نہیں ہے؛ بلکہ زندگی کے تمام شعبوں اور گوشوں پر محیط ہے۔ یہ انسانوں کی روحانی اوراخلاقی تربیت کر کے چھوڑ نہیں دیتا؛ بلکہ ان کی معاشرتی اور اجتماعی زندگی سے بھی بحث کرتا ہے،اوراس کے لیے اپنے خاص احکام واصول رکھتا ہے اس لیے کسی مسلمان کے لیے یہ ہرگز جائز نہیں ہے کہ وہ انفرادی زندگی میں خدا کے احکام کی پیروی کرے؛مگر اجتماعی زندگی میں من مانی اور خود رائی کی راہ اختیار کرے، ایسی زندگی کسی طرح بھی اسلامی زندگی نہیں کہی جاسکتی۔جس اسلام نے خالص عبادات جیسے اعمال کو بھی ایک خاص نظم اور ڈسپلن کے ساتھ ادا کرنے کا حکم دیا ہو، وہ اجتماعی زندگی میں انتشار اور خود سری کو کیسے برداشت کرسکتا ہے، اسلام کا یہ خاص وصف ہے، جو اسے سارے ادیان ومذاہب سے ممتاز کرتا ہے کہ اس کے جملہ احکام میں اجتماعیت کی روح کارفرما ہے۔ اسلام کی یہی وہ خصوصیت ہے جس نے عرب کے وحشی اور پشتہا پشت تک لڑنے والے قبائل میں اخوت وہمدردی کا بے پناہ جذبہ پیدا کردیا اور ایک ایسی طاقت بنادیا؛ جس کو

قرآن پاک کے بلیغ الفاظ میں بنیان مرصوص (سیسہ پلائی ہوئی دیوار) سے تعبیر کیا گیا ہے؛ لہٰذا اگر یہ کہا جائے تو غلط نہ ہوگا کہ دنیا میں تنظیم واتحاد اور طاقت وقوت کا اصل سرچشمہ اسلام کی بتائی ہوئی جماعتی زندگی میں پوشیدہ ہے، اس کے ساتھ یہ بھی حقیقت ہے کہ جماعتی زندگی کا تصور مرکز کے بغیر نہیں کیا جاسکتا۔

اسلامی حکومتوں میں یہ مرکزیت خلیفہ یا حکمرانوں کو حاصل ہوتی ہے، جس کے ذریعہ اسلام کے تمام اجتماعی احکام وقوانین جاری ونافذ ہوتے ہیں اور سارے مسلمان اس کی اطاعت کرتے ہوئے ایک اجتماعی نظام میں منسلک رہتے ہیں۔اب یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ جہاں قوت واقتدار مسلمانوں کے ہاتھ میں نہ ہوتو کیا ایسے ملک میں وہ سارے احکام وقوانین جو مسلمانوں کی اجتماعی زندگی سے متعلق ہیں ترک کردیئے جائیں گے؟ نہیں، ہرگز نہیں؛ بلکہ ایسی صورت میں اسلامی شریعت کی رو سے مسلمانوں پر واجب ہے کہ وہ اپنے میں سے کسی صالح، دیندار اور لائق شخص کو اپنا امیر (شرعی سردار) منتخب کرلیں اور اس کے ذریعہ ممکن حد تک تمام شرعی امور کا اجراء ونفاذ عمل میں لائیں اور امیر کی اطاعت کا جو حکم دیا گیا ہے، اسے پورا کریں۔

۱۸۵۷ء کے بعد مغلیہ سلطنت کے زوال کے ساتھ ہی مسلمانوں کے اقتدار کا خاتمہ ہوگیا تو علمائے کرام اور دردمندان ملت اس نازک وقت میں مسلمانوں کی شیرازہ بندی کی طرف متوجہ ہوئے اور بیسویں صدی کے شروع ہوتے ہی تحریک آزادی نے پورے ملک میں ایک عام بیداری کی لہر پیدا کردی۔ ۱۹۱۹ء میں امارت شرعیہ فی الہند کے قیام کی تجویز منظر عام پر آئی۔ حضرت مولانا ابوالمحاسن محمد سجادؒ جو جمعیۃ علماء ہند کے بانی بھی تھے اور اس وقت جمعیۃ علماء ہند کے ناظم اعلیٰ تھے، اس تجویز کے زبردست محرک ہوئے اور جملہ اکابر علماء کی تائید آپ کو حاصل ہوئی، لیکن بعض اسباب کی بنا پر کل ہند امارت شرعیہ کا قیام عمل میں نہ آسکا تو حضرت مولانا ابوالمحاسن محمد سجادؒ نے صوبائی سطح پر اس کے قیام کی کوشش شروع کردی اور پوری قوت سے اس دینی فریضہ کی طرف علماء کو

متوجہ کیا اور اجتماعی نظام کے قیام کی دعوت دی۔ بالآخر ۱۹۲۱ء میں اللہ تعالیٰ نے اس کوشش کو کامیاب فرمایا اور امام الہند حضرت مولانا ابوالکلام آزادؒ، قطب دوراں حضرت مولانا سید شاہ محمد علی مونگیریؒ سجادہ نشیں خانقاہ رحمانی مونگیر، بدرالکاملین حضرت مولانا سید شاہ بدرالدین قادریؒ سجادہ نشین خانقاہ مجیبیہ پھلواری شریف کی تائید وحمایت سے ۱۹ رشوال المکرّم ۱۳۳۹ھ مطابق ۲۶/جون ۱۹۲۱ء کو امارت شرعیہ (بہار، اڑیسہ وجھارکھنڈ) کا قیام عمل میں آیا۔ ہجری سنہ کے اعتبار سے ۱۴۴۰ھ میں تنظیم نے اپنے قیام کے ایک سو(۱۰۰) سال پورے کر لیے اور اب الحمدللہ یہ تنظیم دوسری صدی میں داخل ہوگئی ہے۔ الحمدللہ یہ شرعی تنظیم موجودہ امیر شریعت حضرت مولانا احمد ولی فیصل رحمانی دامت برکاتہم کی جرأت مندانہ قیادت وامارت میں مسلمانوں کو منظم ومتحد رکھنے اور نظام شرعی کے قیام اور تحفظ مسلمین کے لیے مسلسل کوشش کررہی ہے۔ پورے یقین کے ساتھ کہا جاسکتا ہے کہ اسلام جس اجتماعی زندگی کا مسلمانوں سے مطالبہ کرتا ہے، موجودہ دور میں امارت شرعیہ بہار، اڈیشہ وجھارکھنڈ اس کی بہترین عملی شکل ہے۔ فللّٰہ الحمد علیٰ ذالک

امارت شرعیہ کے مقاصد

وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعاً وَّ لاَ تَفَرَّقُوْا (آل عمران:۱۰۳)

(اور مضبوط پکڑے رہو اللہ تعالیٰ کے سلسلہ کو اس طور پر کہ باہم سب متفق رہو اور باہم نااتفاقی مت کرو)

۱- منہاج نبوت پر نظام شرعی کا قیام؛ تاکہ مسلمانوں کے لیے صحیح شرعی زندگی حاصل ہوسکے۔

۲- اس نظام شرعی کے ذریعہ جس حد تک ممکن ہو، اسلامی احکام کو بروئے کار لانا اور اس کے اجراء وتنفیذ کے مواقع پیدا کرنا۔ مثلاً عبادات کے ساتھ مسلمانوں کے عائلی قوانین، نکاح، طلاق، میراث، خلع، اوقاف، وغیرہ احکام کو ان کی اصلی شرعی صورت میں قائم کرنا۔

۳- ایسی استطاعت پیدا کرنے کی مستقل جدوجہد، جس کے ذریعہ قوانین خداوندی کو نافذ اور اسلام کے نظام عدل کو قائم وجاری کیا جاسکے۔

۴- امت مسلمہ کے جملہ اسلامی حقوق ومفادات کا تحفظ اور ان کی نگہداشت۔

۵- مسلمانوں کو بلا اختلاف مسلک محض کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ﷺ کی بنیاد پر مجتمع کرنا؛ تاکہ وہ خدائے تعالیٰ کے احکام اور حضرت محمد ﷺ کی سنت پر عمل کریں، اور اپنی اجتماعی قوت ''کلمۃ اللہ'' کو بلند کرنے پر خرچ کریں۔

۶- مسلمانوں کی تعلیم، معاش اور ترقی کے میدان میں اسلامی نظام تعلیم اور اسلامی نظام تجارت کی روشنی میں رہنمائی کرنا۔

۷- عام انسانوں کی خدمت کرنا اور اس کے لیے رفاہی اور فلاحی ادارے قائم کرنا۔

۸- مسلمانوں کے حقوق، شریعت کے احکام اور اسلام کے وقار کو پوری طرح قائم

اور محفوظ رکھتے ہوئے، مقاصد شرع اسلام کی تکمیل کی خاطر اسلامی تعلیم کی روشنی میں ہندستان میں بسنے والے تمام مذہبی فرقوں کے ساتھ صلح وآشتی کا برتاؤ کرنا، ملک میں امن پسند قوتوں کو فروغ دینا اور تعلیم اسلامی ”لا ضرر ولا ضرار فی الاسلام“ کی روشنی میں ملک کے مختلف مذہبی فرقوں میں ایک دوسرے کے حقوق کے احترام کا جذبہ پیدا کرنا اور ہر ایسے طریق کار وتحریک کی ہمت شکنی کرنا؛ جس کا مقصد ہندوستان میں بسنے والے مختلف طبقات میں سے کسی ایک کی جان ومال، عزت وآبرو، تصورات ومعتقدات پر کسی دوسرے کی طرف سے حملہ ہو اور ایسی تمام تحریکات کو قوت پہونچانا؛ جن کا مقصد ملک میں بسنے والی مختلف مذہبی اکائیوں کے درمیان ایک دوسرے کی جان ومال، عزت وآبرو کا احترام پیدا کرنا ہو اور فرقہ وارانہ تعصب ومنافرت کو دور کرنا ہو۔

ہمارے امیر

یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِی الْاَمْرِ مِنْکُم(نساء: ۵۹)

(اے ایمان والو! تم اللہ کا کہنا مانو اور رسول اللہ کا کہنا مانو اور تم میں جو لوگ صاحب اَمر ہیں ان کا بھی)

امارت شرعیہ کے محرک اور بانی	:	مفکر اسلام حضرت مولانا ابوالمحاسن محمد سجادؒ
قیام امارت شرعیہ کی تاریخ	:	۱۹؍شوال ۱۳۳۹ھ مطابق ۲۶؍جون ۱۹۲۱ء
مقام جلسہ قیامِ امارت وانتخاب امیر	:	محلّہ پتھر کی مسجد بانکی پور، پٹنہ
صدر جلسہ	:	حضرت مولانا ابوالکلام آزادؒ
مجلس استقبالیہ کے صدر	:	حضرت مولانا سید شاہ حبیب الحق عمادیؒ خانقاہ عمادیہ منگل تالاب پٹنہ سیٹی، پٹنہ
شریک جلسہ علماء کرام اور مشائخ عظام کی تعداد:		پانچ سو سے زائد
امیر شریعت اول	:	حضرت مولانا سید شاہ بدرالدین قادریؒ سجادہ نشیں خانقاہ مجیبیہ پھلواری شریف، پٹنہ
امیر شریعت اول کا زمانہ	:	از ۱۹؍شوال ۱۳۳۹ھ تا ۱۶؍صفر ۱۳۴۳ھ تین سال تین ماہ ستائیس یوم
امیر شریعت ثانی	:	حضرت مولانا سید شاہ محی الدین قادریؒ سجادہ نشیں خانقاہ مجیبیہ پھلواری شریف، پٹنہ
مقام جلسہ انتخاب امیر	:	خانقاہ مجیبیہ پھلواری شریف، پٹنہ
تاریخ انتخاب	:	۹؍ربیع الاول ۱۳۴۳ھ
صدر جلسہ	:	حضرت مولانا سید شاہ محمد علی مونگیریؒ

سجادہ نشیں خانقاہ رحمانی مونگیر (حضرت مولانا مونگیریؒ علالت کی وجہ سے تشریف نہیں لا سکے، ان کے قائم مقام ان کے بڑے صاحبزادے حضرت مولانا سید شاہ لطف اللہؒ نے صدارت فرمائی)

صدر استقبالیہ : حضرت مولانا سید شاہ قمر الدین قادریؒ،
خانقاہ مجیبیہ پھلواری شریف، پٹنہ

امیر شریعت ثانی کا زمانہ : از ۹ ربیع الاول ۱۳۴۳ھ تا ۲۹ جمادی الاولیٰ ۱۳۶۶ھ
(۲۳ سال دو ماہ بیس دن)

امیر شریعت ثالث : حضرت مولانا سید شاہ قمر الدین قادریؒ
: خانقاہ مجیبیہ پھلواری شریف، پٹنہ

مقام جلسہ انتخاب امیر : ڈھاکہ، ضلع مشرقی چمپارن

تاریخ انتخاب : ۷/شعبان ۱۳۶۶ھ مطابق ۲۷ جون ۱۹۴۷ء

صدر جلسہ : حضرت مولانا سید محمد میاں صاحبؒ
ناظم جمعیۃ علماء ہند

پہلے جلسۂ انتخاب کی تاریخ ۱۴/رجب ۱۳۶۶ھ مقرر کی گئی تھی اور شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد مدنیؒ صدر جمعیۃ علماء ہند نے اجلاس کی صدارت منظور فرمائی تھی، مگر حکومت بہار کی طرف سے جلسہ وجلوس پر پابندی عائد کی جانے کی وجہ سے جلسۂ انتخاب کی تاریخ آگے بڑھا دی گئی اور حضرت مدنیؒ ماہ شعبان میں اپنی درسی وتعلیمی مشغولیت کی وجہ سے تشریف نہیں لا سکے اور اپنی جگہ پر حضرت مولانا سید شاہ منت اللہ رحمانیؒ کو صدر اجلاس منتخب فرمایا، آپ جلسہ میں شرکت کے لیے روانہ ہوئے، مگر کار کے حادثہ میں مجروح ہوجانے کی وجہ سے جلسہ میں شرکت نہ فرما سکے، اس لیے جلسہ میں شریک علماء کرام نے حضرت مولانا سید محمد میاںؒ صاحب کو صدر اجلاس منتخب فرمایا۔

صدر استقبالیہ : حضرت مولانا ریاض احمد صاحب
سنت پوریؒ مغربی چمپارن

امیر شریعت ثالث کا زمانہ : از ۱۷/شعبان ۱۳۶۶ھ تا ۳۰/رجب ۱۳۷۶ھ
(تقریباً نو سال)

امیر شریعت رابع : حضرت مولانا سید شاہ منت اللہ رحمانیؒ،
سجادہ نشیں خانقاہ رحمانی مونگیر

مقام جلسہ انتخاب : مدرسہ رحمانیہ سوپول، دربھنگہ

تاریخ انتخاب : ۳/شعبان ۱۳۷۶ھ
مطابق ۲۵/مارچ ۱۹۵۷ء روز دوشنبہ

صدر جلسہ : حضرت مولانا ریاض احمد سنت پوریؒ،
مغربی چمپارن

جلسۂ انتخاب کے نگراں : مجاہد ملت حضرت مولانا حفظ الرحمٰن صاحبؒ
ناظم عمومی جمعیۃ علماء ہند

امیر شریعت رابع کا زمانہ : ۲۲/شعبان ۱۳۷۶ھ تا ۲/رمضان ۱۴۱۱ھ ۳۴/برس

امیر شریعت رابع کا وصال

امیر شریعت رابع حضرت مولانا سید شاہ منت اللہ رحمانیؒ کا ۳/رمضان المبارک ۱۴۱۱ھ کی شب میں وصال ہوگیا۔ آپ کی وفات سے امت اسلامیہ ہندیہ اس فرد جلیل سے محروم ہوگئی، جس نے پچاس برسوں تک ہندستانی مسلمانوں کی قیادت جرأت وبصیرت کے ساتھ کی اور امت اسلامیہ کی عزت وآبرو اور اسلام کی خدمت کے لیے آخری سانس تک سربکف رہا۔ آپ کے دور میں امارت شرعیہ کی خدمات کا دائرہ بڑا وسیع ہوا اور اس تحریک کو آپ کی مخلص با بصیرت اور جرأت مندانہ قیادت سے حیرت انگیز ترقی ہوئی، آپ کی امارت کا دور ۳۴/برسوں میں پھیلا ہوا ہے۔

امیر شریعت خامس : حضرت مولانا عبد الرحمٰن صاحبؒ

مقام جلسہ انتخاب : امارت شرعیہ پھلواری شریف، پٹنہ

تاریخ انتخاب : ۱۴/رمضان ۱۴۱۱ھ مطابق ۳۱/مارچ ۱۹۹۱ء

امیر شریعت خامس کا زمانہ : ۱۴؍رمضان المبارک ۱۴۱۱ھ مطابق ۳۱؍مارچ ۱۹۹۱ء تا ۷؍جمادی الثانیہ ۱۴۱۹ھ مطابق ۲۹؍ستمبر ۱۹۹۸ء (کل ساڑھے سات سال)

حضرت امیر شریعت رابع مولانا سید شاہ منت اللہ رحمانیؒ کا وصال ۳؍رمضان المبارک ۱۴۱۱ھ کی شب میں ہوا، تو ضرورت داعی ہوئی کہ فوری طور پر مجلس شوریٰ طلب کی جائے تاکہ امیر شریعت کا انتخاب ہوسکے۔ چناں چہ ۱۴؍رمضان المبارک ۱۴۱۱ھ مطابق ۳۱؍مارچ ۱۹۹۱ء کو امارت شرعیہ کے کانفرنس ہال پھلواری شریف میں مجلس شوریٰ اور مدعوئین خصوصی کا اجلاس ہوا؛ جس میں باتفاق رائے حضرت مولانا عبدالرحمٰن صاحب کو امیر شریعت خامس منتخب کیا گیا اور تمام علماء ومشائخ نے ان کے ہاتھ پر سمع وطاعت کی بیعت کی اور بعد میں بہار، اڈیشہ وجھارکھنڈ کے مختلف مقامات پر جلسے ہوئے جس میں سمع وطاعت کا اظہار ہوا۔

امیر شریعت سادس : حضرت مولانا سید نظام الدین صاحبؒ

حضرت مولانا سید نظام الدین صاحب رحمۃ اللہ علیہ امیر شریعت خامس کے عہد میں نائب امیر شریعت وناظم امارت شرعیہ تھے ان کی وفات کے بعد یکم نومبر ۱۹۹۸ء مطابق ۱۱؍رجب المرجب ۱۴۱۹ھ کو باتفاق رائے، ارباب حل وعقد نے آپ کو امیر شریعت سادس منتخب کیا۔

امیر شریعت سادس کی مدت : انگریزی حساب سے تیرہ دن کم سترہ سال
۱۱؍رجب المرجب ۱۴۱۹ھ مطابق یکم نومبر ۱۹۹۸ء
تا ۱۷؍اکتوبر ۲۰۱۵ء مطابق ۳؍محرم ۱۴۳۷ھ

مقام جلسۂ انتخاب : ہال المعہد العالی امارت شرعیہ پھلواری شریف، پٹنہ

امیر شریعت سابع : مفکر اسلام حضرت مولانا سید محمد ولی رحمانی صاحب مدظلہ

حضرت امیر شریعت سادسؒ کے انتقال (مورخہ ۱۷؍اکتوبر ۲۰۱۵ء) کے بعد مجلس ارباب

حل وعقد نے باتفاق آپ کو امیر شریعت سابع منتخب کیا۔

مقام جلسۂ انتخاب : دارالعلوم زیرو مائل، ارریہ

تاریخ انتخاب : ۲۹؍نومبر ۲۰۱۵ء مطابق ۱۶؍صفر ۱۴۳۷ھ

صدر استقبالیہ : حضرت مولانا عبدالمتین نعمانیؒ

امیر شریعت سابع کی مدت کار : امیر شریعت سابع حضرت مولانا سید محمد ولی رحمانی صاحب کا انتقال ۳؍اپریل ۲۰۲۱ء کو پٹنہ کے پارس اسپتال میں ہوا۔ آپ کی کل مدت کار پانچ سال چار ماہ اور چار دن ہوئی۔ آپ کی مدت امارت میں امارت شرعیہ نے مختلف شعبہ جات میں تیز رفتار ترقی کی، دو درجن کے قریب نئے دارالقضاء کا قیام عمل میں آیا، امارت پبلک اسکول کے نام سے دو جدید سہولیات سے لیس سی بی ایس ای طرز کے معیاری اسکولوں کا قیام ہوا۔ تنظیم کے شعبہ کو بھی مضبوط ومستحکم کیا گیا۔ اور چالیس سے زیادہ مبلغین ودعاۃ کا تقرر ہوا۔ آپ کا سانحہ ارتحال امارت شرعیہ کے لیے عظیم حادثہ تھا، جس نے امارت شرعیہ کی ترقی کی رفتار میں اچانک بریک لگا دیا۔ آپ کے انتقال سے امارت شرعیہ کو جو ناقابل تلافی نقصان ہوا، اس کی بھرپائی میں ایک طویل مدت درکار ہے۔

امیر شریعت ثامن : حضرت مولانا سید شاہ احمد ولی فیصل رحمانی صاحب مدظلہ

حضرت امیر شریعت سابعؒ کے انتقال (مورخہ ۳؍اپریل ۲۰۲۱ء) کے بعد مجلس ارباب حل وعقد کے اجلاس منعقدہ ۹؍اکتوبر ۲۰۲۱ء میں آپ کو کثرت رائے سے امیر شریعت ثامن منتخب کیا گیا۔

مقام جلسۂ انتخاب : المعہد العالی کیمپس، امارت شرعیہ پھلواری شریف، پٹنہ

تاریخ انتخاب : ۹؍اکتوبر ۲۰۲۱ء مطابق ۲؍ربیع الاول ۱۴۴۳ھ

صدر استقبالیہ : جناب ڈاکٹر احمد عبدالحئی صاحب

صدر جلسہ	:	حضرت مولانا محمد شمشاد رحمانی صاحب قاسمی نائب امیر شریعت بہار اڈیشہ وجھارکھنڈ
مشاہدین جلسہ	:	حضرت مولانا یوسف علی صاحب قاسمی امیر شریعت آسام وشمال مشرقی ہندوستان حضرت مولانا صغیر احمد رشادی امیر شریعت کرناٹک، حضرت مولانا احمد سعیدی صاحب مظاہر علوم وقف سہارن پور

اس اجلاس میں انتخاب کی ذمہ داری گیارہ رکنی کمیٹی کے سپرد کی گئی تھی ،جس کے کنوینر جناب احمد اشفاق کریم صاحب ممبر راجیہ سبھا و ڈائرکٹر کٹیہار میڈیکل کالج و بانی الکریم یونیورسٹی کٹیہار تھے،ان کے علاوہ اس گیارہ رکنی کمیٹی میں مندرجہ ذیل ارکان تھے۔

۱۔ جناب جاوید اقبال صاحب ایڈووکیٹ
۲۔ جناب حامد ولی فہد رحمانی صاحب
۳۔ جناب انجینئر ابورضوان صاحب
۴۔ جناب الحاج اکرام الحق صاحب
۵۔ جناب ڈاکٹر مولانا محمد یاسین قاسمی
۶۔ جناب مولانا ظفر عبدالروؤف رحمانی
۷۔ جناب مولانا مفتی نذر توحید مظاہری
۸۔ جناب مولانا محمد ابوالکلام قاسمی شمسی
۹۔ جناب راغب احسن صاحب ایڈووکیٹ
۱۰۔ جناب ظفر صاحب نیتا

بہار اڈیشہ وجھارکھنڈ وغیرہ کے مسلمان حضرت امیر شریعت دامت برکاتہم کی امارت میں سمع وطاعت کی زندگی گذار رہے ہیں۔

نائب امیر شریعت

نائب امیر شریعت اول	:	حضرت مولانا ابوالمحاسن محمد سجادؒ
نائب امیر شریعت اول کی مدت	:	تقریبا ۲۰؍سال
نائب امیر شریعت ثانی	:	حضرت مولانا عبدالصمد رحمانیؒ

حضرت مولانا ابوالمحاسن محمد سجاد کا وصال ۱۷؍شوال ۱۳۵۹ھ مطابق ۱۸؍نومبر ۱۹۴۰ء کو ہوگیا تو حضرت امیر شریعت ثانی نے ان کی جگہ حضرت مولانا عبدالصمد صاحب رحمانی کو نائب امیر شریعت نامزد فرمایا:

نائب امیر شریعت ثانی کی مدت	:	تقریباً ۳۲؍سال (از ۸؍ربیع الثانی ۱۳۶۲ھ مطابق ۲۳؍مارچ ۱۹۴۳ء تا ۱۰؍ربیع الثانی ۱۳۹۳ھ مطابق ۴؍مئی ۱۹۷۳ء)
نائب امیر شریعت ثالث	:	حضرت مولانا عبدالرحمٰن صاحبؒ

حضرت مولانا عبدالصمد صاحب رحمانیؒ کے انتقال کے بعد حضرت امیر شریعت رابع نے ان کی جگہ پر حضرت مولانا عبدالرحمٰن صاحب کو نائب امیر شریعت نامزد فرمایا۔ آپ ۱۴؍جمادی الاولیٰ ۱۳۹۳ھ مطابق ۱۶؍جون ۱۹۷۳ء کو اس عہدۂ جلیلہ کے لیے نامزد کئے گئے۔ (آپ نے امیر شریعت مقرر ہونے تک نائب امیر شریعت کی حیثیت سے خدمت انجام دی)

نائب امیر شریعت ثالث کی مدت	:	تقریباً ۱۸؍سال (۱۴؍جمادی الاولیٰ ۱۳۹۳ھ مطابق ۱۶؍جون ۱۹۷۳ء تا ۱۴؍رمضان المبارک ۱۴۱۱ھ مطابق ۳۱؍مارچ ۱۹۹۱ء)
نائب امیر شریعت رابع	:	حضرت مولانا سید نظام الدین صاحبؒ

حضرت مولانا عبدالرحمٰن صاحب جب امیر شریعت منتخب ہوگئے تو آپ نے مورخہ ۶؍

شوال المکرّم ۱۴۱۱ھ مطابق ۱۲؍مئی ۱۹۹۱ء یکشنبہ کو حضرت مولانا سید نظام الدین صاحب کو نائب امیر شریعت مقرر کیا۔

نائب امیر شریعت رابع کی مدت: تقریباً ساڑھے سات سال (۶؍شوال المکرّم ۱۴۱۱ھ مطابق ۱۲؍مئی ۱۹۹۱ء تا ۱۰؍رجب ۱۴۱۹ھ مطابق ۳۱؍اکتوبر ۱۹۹۸ء)

نائب امیر شریعت خامس : حضرت مولانا قاضی مجاہد الاسلام قاسمیؒ

حضرت مولانا سید نظام الدین صاحب دامت برکاتہم امیر شریعت سادس کی حیثیت سے یکم نومبر ۱۹۹۸ء کو منتخب ہوئے تو آپ نے مورخہ ۹؍ربیع الاول ۱۴۲۰ھ مطابق ۲۴؍جون ۱۹۹۹ء کو قاضی شریعت حضرت مولانا مجاہد الاسلام صاحب قاسمیؒ کو نائب امیر شریعت خامس نامزد فرمایا۔

نائب امیر شریعت خامس کی مدت: چار سال (۹؍ربیع الاول ۱۴۲۰ھ مطابق ۲۴؍جون ۱۹۹۹ء تا ۲۱؍محرم ۱۴۲۳ھ مطابق ۴؍اپریل ۲۰۰۲ء)

نائب امیر شریعت سادس : مفکر اسلام حضرت مولانا سید محمد ولی رحمانی صاحب دامت برکاتہم

حضرت مولانا قاضی مجاہد الاسلام صاحب قاسمی رحمۃ اللہ علیہ کی وفات کے بعد حضرت امیر شریعت مولانا سید نظام الدین صاحبؒ نے ۳؍اپریل ۲۰۰۵ء کو امارت شرعیہ کی سالانہ مجلس شوریٰ میں حضرت مولانا سید محمد ولی رحمانی صاحب مدظلہ سجادہ نشیں خانقاہ رحمانی مونگیر کو نائب امیر شریعت سادس نامزد فرمایا۔

نائب امیر شریعت سادس کی مدت: دس سال سات ماہ (از ۲۳؍صفر ۱۴۲۶ھ مطابق ۳؍اپریل ۲۰۰۵ء سے ۱۶؍صفر ۱۴۳۷ھ مطابق ۲۹؍نومبر ۲۰۱۵ء کو امیر شریعت منتخب ہونے تک)

نائب امیر شریعت سابع : حضرت مولانا محمد شمشاد رحمانی قاسمی صاحب استاذ حدیث دار العلوم وقف دیوبند

امیر شریعت سابع مفکر اسلام حضرت مولانا محمد ولی رحمانی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی وفات سے کچھ ایام قبل حضرت مولانا محمد شمشاد رحمانی قاسمی صاحب مدظلہ کو ۷؍شوال ۱۴۴۲ھ مطابق ۲۲؍مارچ ۲۰۲۱ء کو نائب امیر شریعت سابع نامزد فرمایا۔

امارت شرعیہ کی مجالس

امارت شرعیہ کے نظام کو چلانے اور اس کے جملہ امور کی نگرانی کے لئے امیر شریعت کے ماتحت درج ذیل چار مجالس ہیں (۱) مجلس ارباب حل و عقد (۲) مجلس شوریٰ (۳) مجلس عاملہ (۴) امارت شرعیہ بہار، اڈیشہ و جھارکھنڈ ٹرسٹ

مجلس ارباب حل وعقد

یہ مجلس بہار، اڈیشہ، جھارکھنڈ اور مغربی بنگال کے علماء و مشائخ، اصحاب علم و دانش، سماجی اور فلاحی کام کرنے والے اہل الرائے و بااثر افراد اور منتخب نقباء امارت شرعیہ پر مشتمل ہے، جن کی کل تعداد آٹھ سو اکاون ہے۔ یہ مجلس امارت شرعیہ کی ترقی، اس کے استحکام اور مسلمانوں میں سمع و طاعت کا جذبہ پیدا کرنے اور ملت اسلامیہ کی فلاح و تقویت کی ذمہ دار ہے اور یہ مجلس نصب و عزل امیر کا اختیار رکھتی ہے، اس کی نشست عموماً ہر تین سال پر بلائی جاتی ہے۔

مجلس شوریٰ

مجلس شوریٰ، امارت شرعیہ کی نمائندہ مجلس ہے، اس مجلس کے ارکان کی تعداد ایک سو ایک ہے، جو مجلس ارباب حل و عقد ہی سے منتخب کئے جاتے ہیں، نائب امیر شریعت، ناظم امارت شرعیہ، قاضی شریعت، مفتی امارت شرعیہ، نائبین ناظم امارت شرعیہ، ناظم بیت المال امارت شرعیہ، اور نمائندہ مبلغین بحیثیت عہدہ مجلس شوریٰ کے رکن ہیں، اس مجلس کا اجلاس سال میں کم از کم

ایک مرتبہ ہوتا ہے، حضرت امیر شریعت حسب ضرورت مجلس شوریٰ کا اجلاس طلب کر سکتے ہیں، مجلس شوریٰ کے اجلاس میں ملی مسائل کے ساتھ جملہ شعبہ جات امارت شرعیہ کی رپورٹ پیش ہوتی ہے۔ سال گزشتہ کا حساب پیش ہوتا ہے، آئندہ کا بجٹ منظور کیا جاتا ہے اور آئندہ کے پروگرام طے کئے جاتے ہیں، اس مجلس کے ارکان اپنے اپنے حلقۂ اثر میں امارت شرعیہ کے اغراض ومقاصد کو بروئے کار لانے اور امیر شریعت کے فیصلوں کو نافذ کرنے کے ذمہ دار ہوتے ہیں۔

مجلس عاملہ

مجلس شوریٰ کے فیصلوں کے نفاذ، امارت شرعیہ کی ترقی و استحکام اور عملی منصوبوں پر غور کرنے کے لئے ۳۱/ ارکان پر مشتمل ایک مجلس عاملہ ہے۔ نائب امیر شریعت، ناظم امارت شرعیہ، قاضی شریعت، ناظم بیت المال امارت شرعیہ، بحیثیت عہدہ اس مجلس کے لازمی رکن ہیں، عام حالات میں مجلس عاملہ کی نشست سال میں دوبار ہوتی ہے البتہ حسب ضرورت ناظم امارت شرعیہ امیر شریعت کے مشورہ سے عاملہ کا اجلاس طلب کر سکتے ہیں۔

امارت شرعیہ بہار، اڈیشہ وجھارکھنڈ ٹرسٹ

ملکی قانون اور موجودہ حالات کے پیش نظر امارت شرعیہ بہار، اڈیشہ وجھارکھنڈ کی مجلس شوریٰ وعاملہ کی تجاویز اور فیصلوں کی روشنی میں ۲۴ ستمبر ۲۰۱۸ء کو ایک ٹرسٹ ''امارت شرعیہ بہار، اڈیشہ وجھارکھنڈ'' کے نام سے رجسٹرڈ کرایا گیا۔ اس مجلس کی نشست سال میں کم از کم دوبار ہوتی ہے، حضرت امیر شریعت کی ہدایت پر ناظم امارت شرعیہ کبھی بھی اس کا اجلاس کر سکتے ہیں۔ امیر شریعت، نائب امیر شریعت، ناظم امارت شرعیہ، قاضی شریعت امارت شرعیہ، صدر مفتی امارت شرعیہ، ناظم بیت المال امارت شرعیہ، سجادہ نشیں یا نمائندہ سجادہ نشیں خانقاہ رحمانی مونگیر، سجادہ نشیں یا نمائندہ سجادہ نشیں خانقاہ رحمانی مونگیر بحیثیت عہدہ اس مجلس کے لازمی رکن ہیں۔

امارت شرعیہ کے شعبے

امارت شرعیہ ۱۹۲۱ء میں قائم ہوئی۔ اس وقت سے اب تک اس کی بیش بہا خدمات تاریخ کا ایک مستقل موضوع ہیں۔ چوں کہ امارت شرعیہ مسلمانانِ ہند خاص طور پر بہار، اڈیشہ وجھارکھنڈ اور مغربی بنگال کی ایک دینی وملی تنظیم ہے؛ اس لیے اس کا دائرۂ کار بہت پھیلا ہوا ہے۔ کام کی ہمہ گیری اور وسعت کے پیش نظر مختلف شعبے قائم کردیئے گئے ہیں، جن کے ذریعہ برابر دین وملت کی مفید خدمات انجام پا رہی ہیں بہار، اڈیشہ وجھارکھنڈ اور ہندوستان کے مسلمانوں کو ان سے عظیم ترین دینی وملی فوائد حاصل ہوئے ہیں اور ہو رہے ہیں۔ امارت شرعیہ کے ہر شعبے کی خدمات کا مختصر جائزہ ذیل میں پیش کیا جا رہا ہے، اس سے آپ ادارہ کی قیمتی خدمات کا کسی قدر اندازہ کر سکیں گے۔

شعبہ جات امارت شرعیہ:

(۱) شعبۂ تبلیغ (۲) شعبۂ تنظیم (۳) شعبۂ تعلیم مذہبی وعصری (۴) شعبۂ افتاء (۵) شعبۂ قضاء (۶) شعبۂ خدمت (تحفظ مسلمین) (۷) شعبۂ نشر واشاعت (۸) شعبۂ بیت المال (۹) تعمیرات (۱۰) ریلیف فنڈ (۱۱) شعبۂ امور مساجد

دیگر عصری، دینی تعلیم اور رفاہی کاموں کیلئے امارت شرعیہ ایجوکیشنل اینڈ ویلفیئر ٹرسٹ، المعہد ٹرسٹ اور دار العلوم الاسلامیہ ٹرسٹ قائم ہے۔

شعبۂ تبلیغ

امارت شرعیہ کا یہ اہم ترین شعبہ ہے، جو مسلمانوں میں دین سے گہرا تعلق پیدا کرنے اور عام لوگوں میں اسلام کی دعوت کا کام انتہائی نامساعد حالات میں بھی انجام دیتا رہا ہے۔ غیر اسلامی رسوم کو مٹانے، اتحاد و تنظیم کے ساتھ زندگی گزارنے، معاشرہ کی اصلاح، معروف کو جاری کرنے اور منکرات کو مٹانے کی راہ میں اس شعبہ کے ذریعہ بیش بہا خدمات انجام دی گئی ہیں، شدھی سنگھٹن کی تحریک، اور چمپارن کے دیگر علاقوں میں گدیوں کے درمیان پھیلے ہوئے ارتداد کی لہر کا مقابلہ اور اسلام کی اشاعت کا کام، دھنباد، پرولیا اور ہزاری باغ میں ارتداد کے فتنہ کا مقابلہ اور جنگلی قبائل میں اسلام کی دعوت کا کام بڑی کامیابی کے ساتھ اس شعبہ کے ذریعہ انجام دیا گیا۔امارت شرعیہ کے ذمہ داروں اور مبلغین نے اپنی مسلسل جدو جہد سے ان کو نہ صرف اسلام پر قائم رکھا، بلکہ ان علاقوں میں دینی مدارس و مکاتب قائم کیے،اور ان کے اندر ایک خوشگوار دینی انقلاب پیدا کر دیا۔ اسی طرح اڈیشہ، نیپال، پورنیہ اور کوسی کمشنری میں فتنۂ قادیانیت کی سرکوبی اور مسلمانوں کو اس فتنہ سے دور رکھنے کے لیے منصوبہ بند جدو جہد کی گئی اور بہت سے افراد جو جہالت کی وجہ سے قادیانی ہو گئے تھے ان کو تبلیغ کر کے دوبارہ اسلام میں داخل کیا گیا۔

مسلمانوں کے ایمان و عمل کی اصلاح اور اسلام کی اشاعت کے لیے شعبۂ تبلیغ کی کار گزاریاں قابل قدر ہیں۔۲۰۲۰ء میں امیر شریعت سابع حضرت مولانا محمد ولی رحمانی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے حکم سے اس شعبہ میں باصلاحیت علماء کی ایک معتد بہ تعداد کا اضافہ ہوا ہے،موجودہ امیر شریعت حضرت مولانا احمد ولی فیصل رحمانی صاحب مدظلہ العالی نے بھی اس شعبہ پر خصوصی توجہ دی ہے اور آپ کے قلم سے بھی کئی نئی بحالیاں ہوئی ہیں، آپ نے اس شعبہ کے لیے ایک سال کا ہدف طے کیا ہے کہ مبلغین و دعاۃ کی تعداد ایک سو تک پہونچائی جائے ، جس کے لیے بحالی کا اعلان نکالا گیا ہے اور عنقریب بڑی تعداد میں

باصلاحیت علماء کی بحالی اس شعبہ میں کی جائے گی۔

حضرات مبلغین بہار، اڈیشہ، جھارکھنڈ اور مغربی بنگال کے دور دراز دیہاتوں میں سفر کرتے ہیں اور جفاکشی کے ساتھ دین کی خدمت میں مشغول ہیں خصوصیت کے ساتھ ملک میں قدرتی حادثات اور فرقہ وارانہ فسادات کے موقع پر مصیبت زدہ انسانوں کی مدد، حضرات مبلغین ہی کی محنت اور جذبۂ اخلاص وایثار سے انجام پاتی ہے۔

شعبۂ تنظیم

شعبۂ تنظیم، امارت شرعیہ کا بنیادی شعبہ ہے؛ جس کے تحت مسلم آبادیوں کو وحدت و تنظیم کی لڑی میں پرویا جاتا ہے اور مسلم آبادی کے ہر گاؤں اور محلّہ کو ایک یونٹ تسلیم کر کے وہاں کے مسلمانوں کو مقامی مذہبی سردار کے ماتحت منظّم اور اجتماعی زندگی گزارنے کا درس دیا جاتا ہے اور اس کے لیے ہر محلّہ اور گاؤں میں ایک دینی سردار مقرر کیا جاتا ہے۔جس کا اصطلاحی نام ''نقیب'' ہے۔ یہ نقیب اپنے گاؤں میں مسلمانوں کی دینی وملی زندگی کا مرکزی نقطہ ہوتا ہے، اس کی کوشش ہوتی ہے کہ مسلم آبادی احکام شرع پر عمل پیرا ہو، آپسی جھگڑے مقامی طور پر طے کیے جائیں اور یہاں طے نہ ہوں تو کورٹ و کچہری میں جانے کے بجائے قاضی شریعت کے ذریعہ شرع اسلامی کے مطابق طے پائیں۔مساجد اور قبرستان کا تحفظ ہو، مسلمانوں کی آبادی کا سروے مختلف عنوانوں سے کرایا جائے، مسجدیں آباد ہوں، نقیب کی ذمہ داری یہ بھی ہے کہ دیہی آبادی میں دینی وعصری تعلیم کا مکمل انتظام کرائے اور مسلمانوں کی تعلیمی واقتصادی پسماندگی کو دور کرنے کی کوشش کرے، وقتاً فوقتاً امیر کی طرف سے جاری ہونے والی ہدایات اس آبادی تک پہونچائے، زکوٰۃ وعشر و دیگر صدقات واجبہ کی اجتماعی وصولی اور اجتماعی خرچ کا نظم کیا جائے، ملت کو درپیش مسائل کے بارے میں مسلمانوں کو صحیح واقفیت پہنچائی جائے اور ان کا دینی وملی شعور بیدار کیا جائے، نقیب، امیر کو اپنے حلقہ وعلاقہ کے حالات سے باخبر رکھتا ہے اور امیر کے سامنے جواب دہ ہوتا ہے،

وہ اپنا نظام منتخب مجلس شوریٰ کے ذریعہ انجام دیتا ہے۔امیر شریعت سابع حضرت مولانا محمد ولی رحمانی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی خصوصی ہدایت پر تنظیمی کاموں کو مزید مضبوط و مستحکم کرنے کے لیے گاؤں کی تنظیم کے ساتھ پنچایت، بلاک اور ضلع کی سطح پر بھی تنظیمی کمیٹیاں بنائی گئیں،جس کے لیے صدر وسکریٹری اور ان کے نائبین وارکان منتخب کیے گئے،ریاست بہار کے نو اضلاع میں یہ کمیٹیاں سرگرم عمل ہیں۔چونکہ پچھلے دو سال کورونا اور لاک ڈاؤن کی نذر ہو گئے اس لیے بقیہ اضلاع میں کمیٹیاں تشکیل نہیں دی جا سکیں۔ان شاء اللہ حالات کے بہتر ہوتے ہی حضرت امیر شریعت مولانا احمد ولی فیصل رحمانی صاحب مدظلہ کے حکم سے یکے بعد دیگرے بقیہ اضلاع میں بھی اجلاس نقباء کے موقع پر یہ کمیٹیاں تشکیل دی جائیں گی۔اس مسلم آبادی کے ہر کمانے والے بالغ فرد کو کم سے کم بیس روپئے قومی محصول کے طور پر بیت المال کو ادا کرنا ہوتا ہے، جو نظام امارت شرعیہ سے وابستگی کی علامت ہے۔اب تک تقریباً نو ہزار گاؤں اور محلوں کی مسلم آبادیاں اس اصول کے تحت منظّم ہو چکی ہیں اور ان میں تنظیم شرعی کا قیام عمل میں آ چکا ہے۔

وفود کے دورے

شعبۂ تنظیم کے ذریعہ بہار، اڈیشہ وجھارکھنڈ کے مختلف علاقوں میں وفود کے دورے کا پروگرام ترتیب دیا جاتا ہے؛ جس میں امارت شرعیہ کے ذمہ دار حضرات، علاقہ کے عمائدین، علماء ،ائمۂ مساجد،نقباء، مدارس کے ذمہ داران اور دانشوروں کو جمع کر کے تعلیم، تنظیم اور اصلاح معاشرہ، قیام مکاتب اور نظام مساجد پر مشورہ کئے جاتے ہیں اور پھر عمومی اجلاس مرکزی مقام پر منعقد کیا جاتا ہے، جس میں حضرت امیر شریعت اور ناظم امارت شرعیہ بھی حسب سہولت شرکت فرماتے ہیں۔ان وفود کے ذریعہ مسلمانوں میں دینی شعور بیدار کیا جاتا ہے اور صالح معاشرہ کی تعمیر کے لیے قرآن وحدیث کی روشنی میں ان کی ذمہ داری بتائی جاتی ہے۔وفود کے دورے سے بہت سی جگہوں پر باہمی نزاعات کا بھی حل ہوتا ہے۔ان وفود کے اثرات دوررس ہوتے ہیں اور برسوں تک لوگ پیغام امارت کو یاد رکھتے ہیں۔

امارت کانفرنس

شعبۂ تنظیم کے ذریعہ امارت شرعیہ مختلف علاقوں میں کانفرنسوں کا انعقاد کرتی ہے؛ جس کے اثرات دوررس ہوتے ہیں اور مسلمان بحیثیت خیر امت اپنی انفرادی اور اجتماعی زندگی کے تقاضوں کو محسوس کرتے ہیں۔ایسے اجتماعات مسلمانوں کی ملی وحدت کی علامت ہیں۔ان کے ذریعہ اہم ملی مسائل پر مسلمانوں اور عام لوگوں کی رہنمائی ہوتی ہے اور اس کے اثرات عوام وخواص دونوں محسوس کرتے ہیں۔

امارت شرعیہ سے عوام وخواص کا رشتہ مضبوط کرنے، امارت شرعیہ کے عزائم ومنصوبوں کو زمین پر اتارنے،ملت کے حقیقی مسائل جاننے اور ان کا حل تلاش کرنے کی غرض سے امیر شریعت سابع مفکر اسلام حضرت مولانا محمد ولی رحمانی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے بہار، اڈیشہ وجھارکھنڈ کے تمام اضلاع میں نقباء، نائبین نقباء، ائمہ مساجد، علماء کرام، ذمہ داران مدارس، عصری تعلیمی اداروں اور دانشگاہوں کے اساتذہ وذمہ داران، دانشوران، سماجی وملی خدمت گاران کے خصوصی اجلاس کرانے کا الہامی فیصلہ کیا تھا،جس کی شروعات ۱۴۴۰ھ میں ہوئی اور نو اضلاع؛ مغربی چمپارن، مشرقی چمپارن، دربھنگہ، مدھوبنی، مظفر پور، سیتا مڑھی، مدھے پورہ، سہرسہ اور سوپول میں دو روزہ خصوصی تربیتی اجلاس منعقد ہوئے،جس کی ہر نشست کی صدارت حضرت امیر شریعتؒ نے خود فرمائی، ان سبھی خصوصی تربیتی جلسوں کے دوررس،مثبت،تعمیری اثرات مرتب ہوئے اور امارت شرعیہ کی صد سالہ تاریخی خدمات میں ایک نئے باب کا اضافہ ہوا،افسوس کہ اس منصوبہ کی تکمیل سے قبل ہی حضرت رحمۃ اللہ نے ملک عدم کے لیے رخت سفر باندھ لیا۔ان شاء اللہ آپ کے ذریعہ شروع کیے گئے اس منصوبہ کی تکمیل موجودہ امیر شریعت حضرت مولانا احمد ولی فیصل رحمانی صاحب دامت برکاتہم کی قیادت اور سرپرستی میں ہوگی۔اور ان کانفرنسوں کا سلسلہ متعلقہ تینوں ریاستوں کے تمام اضلاع میں ان شاء اللہ جاری رہے گا۔

تحریک برائے ترغیب تعلیم وتحفظ اردو

امارت شرعیہ نے ملک کی بدلتی صورت حال کے پیش نظر نئی نسل کے دین وایمان کے تحفظ اور مسلمانوں کی تہذیب وثقافت کی بقاء کے لیے بنیادی دینی تعلیم کے فروغ، ہر مسلم آبادی میں خود کفیل مکاتب کا نظام قائم کرنے، معیاری عصری اداروں کے قیام اور اردو زبان کی ترقی، بقاء اور فروغ کے لیے اس سال بڑے پیمانے پر ''ترغیب تعلیم اور تحفظ اردو'' کی تحریک شروع کی، پہلے مرحلہ میں صوبہ بہار کے ۳۵/اضلاع میں یکم فروری ۲۰۲۱ء سے ۷/فروری ۲۰۲۱ء تک ہفتہ برائے ترغیب تعلیم وتحفظ اردو کے عنوان سے خصوصی مشاورتی اجلاس ہوئے، دوسرے مرحلہ میں ریاست جھارکھنڈ کے تمام اضلاع میں ۲۰/فروری ۲۰۲۱ء سے یکم مارچ ۲۰۲۱ء تک ''عشرہ برائے ترغیب تعلیم وتحفظ اردو'' کے عنوان سے مشاورتی اجلاس ہوئے۔ ان نشستوں کے ساتھ ہی ہر ضلع میں ایک تعلیمی کمیٹی بھی تشکیل دی گئی، جو بلاک اور پنچایت کی سطح پر امارت شرعیہ کی اس تعلیمی تحریک کے تینوں پہلوؤں پر کام کرے گی اور اس تحریک کو عملی شکل دینے کی کوشش کرے گی، ساتھ ہی اپنے اپنے علاقہ میں زیادہ سے زیادہ خود کفیل مکاتب قائم کرے گی اور ان کی نگرانی کریگی۔ اسی تحریک کے تحت ۱۴/فروری ۲۰۲۱ء کو مرکزی دفتر امارت شرعیہ میں امیر شریعت سابع مفکر اسلام حضرت مولانا محمد ولی رحمانی صاحبؒ کی صدارت میں اردو تحریک سے وابستہ افراد، سیاسی وسماجی شخصیات، علماء، دانشوران، اردو کے اساتذہ و پروفیسر، ماہرین تعلیم اور دینی وملی اداروں کے ذمہ داران اور مختلف تنظیموں کے نمائندوں کا ایک مشاورتی اجلاس ''خصوصی اجلاس برائے ترقی وتحفظ اردو'' کے عنوان سے منعقد ہوا، اس کے اگلے دن ۱۵/فروری کو پٹنہ شہر کے ائمہ کرام اور علماء کا مشاورتی اجلاس حضرت امیر شریعتؒ کی ہی صدارت میں منعقد ہوا، یہ دونوں پروگرام بہت کامیاب رہے، اس کے علاوہ اردو تحریک کو مسلسل زندہ رکھنے اور اس کو ملک گیر تحریک کی شکل دینے کے لیے اردو کاروان اور اردو دستہ کے نام سے کمیٹی بھی تشکیل دی گئی، مرکزی دفتر پھلواری شریف میں

اس کے لیے باضابطہ آفس بھی قائم کیا گیا ہے۔

دوسرے مرحلہ میں ۱۳/اور ۱۴/مارچ ۲۰۲۱ء کو جھارکھنڈ کے دارالحکومت رانچی میں اسی نوعیت کے اجلاس امیر شریعت سابعؒ کی صدارت میں منعقد ہوئے۔ ۱۵/مارچ کو اربا میں ایک جلسۂ عام ہوا اور حضرتؒ کے ہاتھوں امارت شرعیہ کی پانچ ایکڑ زمین پر امارت انٹرنیشنل اسکول کا سنگ بنیاد بھی رکھا گیا۔

افسوس کہ یہ سفر حضرتؒ کا آخری سفر ثابت ہوا اور اسی سفر سے واپسی کے بعد آپ بیمار پڑے اور بالآخر ۳/اپریل ۲۰۲۱ء کو جان جاں آفریں کے سپرد کر دی، انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مدارس و دیگر تنظیموں کے اجلاس میں اکابر امارت کا پیغام

مدارس اسلامیہ اور مختلف تنظیموں کے اجلاس میں امارت شرعیہ کے ذمہ دار خصوصی طور پر شرکت کی کوشش کرتے ہیں اور امارت کا پیغام جو در حقیقت پوری انسانیت کی صلاح وفلاح پر مبنی ہے، پیش کرتے ہیں، خاص طور پر اصلاح معاشرہ، خدمت خلق، خوف آخرت، اتحاد واتفاق اور دینی وعصری تعلیم میں اختصاص پیدا کرنے کی اہمیت پر زور دیتے ہیں۔

شعبۂ تعلیم مذہبی وعصری

تعلیم کسی بھی زندہ قوم کے لیے ریڑھ کی ہڈی کا درجہ رکھتی ہے اور مسلمانوں کے لیے علم دین کے بغیر اسلامی زندگی کا تصور ہی نہیں کیا جا سکتا؛ چناں چہ قیام امارت کے فوراً بعد ہی سے تعلیم کے محاذ پر نمایاں خدمات انجام دی گئیں، اس سلسلہ میں سیکڑوں مدارس ومکاتب قائم کئے گئے، دور دراز کی آبادیاں جہاں مسلمانوں کی تعداد تھوڑی ہے اور وہ غیر اسلامی تہذیب سے متاثر ہیں، ایسے مقامات کے دورے کئے گئے اور ان آبادیوں میں معلمین کو بیت المال امارت شرعیہ کی طرف سے ماہانہ وظائف دیئے گئے، ان تعلیم گاہوں کے ذریعہ غیر معمولی فائدہ ہوا، مدارس کی امداد، مکاتب کے معلمین کے لیے وظائف، طلباء

مدارس اسلامیہ کو ماہانہ وظائف کے علاوہ سیکڑوں ایسے مدارس ومکاتب ہیں جن کے جزوی اخراجات امارت شرعیہ کی طرف سے ادا کئے جاتے ہیں۔

عصری تعلیم کی بڑی اہمیت ہے، مگر افسوس ہے کہ جو لوگ صاحب حیثیت ہیں وہ اپنے بچوں کا داخلہ مشن اسکولوں میں کراتے ہیں، جن کی تعلیم خواہ کتنی ہی معیاری کیوں نہ ہو ان کا ماحول غیر اسلامی ہے، اس لیے ضرورت اس بات کی ہے کہ اسلامی ماحول میں عصری علوم کے لیے ہر ضلع میں معیاری اسکول قائم کئے جائیں تا کہ بچوں کے کردار اور مزاج کو اسلامی سانچے میں ڈھالنے اور عصری تعلیم کے ساتھ دینی علوم کی بنیادی تعلیم پر خاص توجہ دی جاسکے۔ اس سلسلہ کا پہلا اسکول پھلواری شریف پٹنہ میں قاضی نور الحسن میموریل اسکول کے نام سے اور دوسرا اسکول آسنسول میں ایم ایم یو ہائی اسکول کے نام سے برسوں سے چل رہا ہے۔ رانچی اور گریڈیہہ میں بھی سی بی ایس سی طرز کے معیاری اسکول قائم کیے گئے ہیں۔ ان دونوں اسکولوں میں انگلش میڈیم میں تعلیم دی جاتی ہے، درجہ سوم سے لڑکے اور لڑکیوں کی تعلیم کا نظم علاحدہ ہے۔ گریڈیہ میں ہاسٹل قائم ہے، اور آئندہ سال سے نگڑی، رانچی میں بھی ہاسٹل قائم کر لیا جائے گا، ان شاءاللہ، اسی طرح گلاب باغ پورنیہ اور ارریا ضلع رانچی میں بھی سی بی ایس ای کی طرز پر معیاری اسکول قائم کرنے کی تیاری ہو رہی ہے بہار، اڈیشہ وجھارکھنڈ کے دیگر مقامات پر بھی اسی نمونہ کے اسکول قائم کئے جائیں گے، لڑکوں کے ساتھ لڑکیوں کی تعلیم بھی ضروری ہے اس لئے لڑکیوں کی علاحدہ تعلیم کے لئے خاص طور پر مہم چلائی جارہی ہے۔

موجودہ امیر شریعت حضرت مولانا احمد ولی فیصل رحمانی صاحب مدظلہ العالی نے تعلیمی فروغ کو اپنے اولین ایجنڈے میں شامل کیا ہے، چنانچہ انہوں نے جہاں بنیادی دینی تعلیم کے فروغ کے لیے مکاتب کے قیام پر زور دیا اور امارت شرعیہ کے خود کفیل نظام مکاتب کے تحت سالانہ ایک سو مکاتب کے قیام کا ہدف متعین کیا تو وہیں دوسری طرف نونہالان قوم کو عصری تعلیم میں ٹھوس بنیاد فراہم کرنے کے لیے پرائمری اور مڈل اسکول کے قیام کی طرف

توجہ دی اور ہر ضلع میں کم از کم ایک معیاری اسکول سی بی ایس ای کے طرز پر بنانے کا عزم ظاہر کیا ہے۔ تعلیمی سال ۲۰۲۲-۲۳ میں ان شاءاللہ کٹیہار، کٹک، راور کیلا اور پورنیہ میں امارت پبلک اسکول شروع ہو جائیں گے۔

دسویں بورڈ کی تیاری کے لیے کریش کورس کی شروعات

امیر شریعت بہار اڈیشہ وجھارکھنڈ حضرت مولانا احمد ولی فیصل رحمانی صاحب دامت برکاتہم کی قیادت میں امارت شرعیہ نے تعلیمی میدان میں نئے وژن کے ساتھ قدم آگے بڑھایا ہے۔ ان شاءاللہ اس سے نئی جہتوں کا آغاز ہوگا۔ اور قوم کے نونہالوں کو مختلف اسٹریم میں عمدہ کارکردگی دکھانے کے لیے مناسب رہنمائی اور گائڈ لائن ملے گا۔ کسی بھی قوم کی ترقی کا سب سے بڑا ذریعہ تعلیم ہے، تعلیم کی سیڑھی پر چڑھ کر ہی کامیابیوں کے آسمان پر پہونچا جا سکتا ہے۔ اسی لیے حضرت امیر شریعت مدظلہ نے پہلے دن سے ہی تعلیمی ترقی کو امارت کے لئے اولین ترجیحی ایجنڈا بنایا ہے۔ آپ کی سوچ ہے کہ ملت کا ہر بچہ اسلامی ماحول میں معیاری تعلیم حاصل کرے اور ملک وملت کی خدمت انجام دے۔

اس فکر کو عملی جامہ پہنانے کے لیے حضرت امیر شریعت مدظلہ کی ہدایت پر امارت شرعیہ کے پلیٹ فارم سے کئی منصوبوں کا آغاز ہو چکا ہے، جس میں امارت کے دائرہ کار کے تمام اضلاع میں دینی مکاتب کے قیام اور پرائمری، مڈل اور سینئر سکینڈری کے معیاری اسکولوں کے قیام کا روڈ میپ تیار کیا جا رہا ہے۔

اس کے ساتھ ہی حضرت امیر شریعت کی ہدایت پر ان طلبہ و طالبات کے لیے جو 2022 میں میٹرک کا امتحان دینے والے ہیں امارت شرعیہ کے کیمپس میں دسویں بورڈ (بہار بورڈ اور سی بی ایس ای) کی بہتر تیاری کے لیے امارت جونیئر پروگرام کے تحت چار ماہ کا کریش کورس (Crash Course) شروع کیا گیا ہے۔ جہاں ماہر اساتذہ کے ذریعہ بورڈ امتحان کی تیاری کرائی جارہی ہے۔ اس کے بہت بہتر اثرات ظاہر ہو رہے ہیں۔ یہ حقیقت ہے کہ گذشتہ دو تعلیمی سال لاک ڈاؤن کی وجہ سے بری طرح متاثر

ہوئے، اسکولوں وکوچنگ سنٹروں کے بند رہنے کی وجہ سے ان کی تعلیم پر بہت برا اثر پڑا اور امتحان کی تیاری کے سلسلہ میں مناسب رہنمائی اور تیاری نہیں ہو پائی۔ آگے کی تعلیم کے لیے کسی بھی اچھے پلس ٹو اسکول یا کالج میں مطلوبہ اسٹریم میں داخلہ کے لیے میٹرک میں اچھے نمبرات سے کامیاب ہونا بہت ضروری ہے، اس لیے ایسے طلبہ وطالبات کی ضرورت کا خیال کرتے ہوئے امارت شرعیہ کے زیر اہتمام میٹرک کے امتحان کی تیاری کا نظم امارت شرعیہ کے کیمپس میں واقع ٹیکنیکل انسٹی ٹیوٹ کی عمارت میں کیا گیا ہے۔ اس پروگرام میں طلبہ وطالبات کے لیے علاحدہ علاحدہ کلاسوں کا نظم کیا گیا ہے، اور اسلامی ماحول میں بورڈ میں امتحان کی بھرپور تیاری کرائی جارہی ہے۔ اس پروگرام میں شریک ہوکر طلبہ وطالبات کے لیے بورڈ امتحان میں امتیازی نمبرات سے کامیاب ہونے کی راہ کھلے گی۔

دینی مکاتب

امارت شرعیہ کی مجلس شوریٰ منعقدہ ۱۹۹۶ء نے یہ فیصلہ کیا کہ صوبۂ بہار، اڈیشہ وجھارکھنڈ کے ان دور دراز علاقوں اور بستیوں میں جہاں دینی مدارس ومکاتب نہیں ہیں، مکاتب قائم کیے جائیں، تاکہ مسلمان بچوں کی دینی تعلیم کا انتظام ہوسکے۔ امارت شرعیہ نے دور دراز دیہی علاقوں میں سیکڑوں مکاتب قائم کیے ہیں اور اس کا سلسلہ جاری ہے۔ امارت شرعیہ کی کوشش یہ ہے کہ ہر آبادی میں مکتب کا خود کفیل نظام قائم ہوجائے، اس اہم کام کے لئے امارت شرعیہ نے ایک مکمل خاکہ تیار کرکے لوگوں کو متوجہ کیا ہے اور اس پر عمل ہو رہا ہے۔

کتب خانہ

امارت شرعیہ میں دو کتب خانے بھی ہیں۔ ایک کتب خانہ امارت شرعیہ کی مرکزی بلڈنگ کی دوسری منزل کے ایک وسیع ہال میں واقع ہے۔ اس میں تفسیر، حدیث، فقہ، سیر وسوانح، تاریخ وادب، اور دوسرے اسلامی موضوعات اور علوم وفنون پر کتابوں کا ایک قیمتی ذخیرہ ہے، علمی

وتحقیقی کام کرنے والے حضرات صوبہ وبیرون صوبہ سے اس کی طرف رجوع کرتے ہیں، اسی طرح امارت شرعیہ کے کارکنان حضرات، مبلغین، اساتذہ وطلبہ، اہل علم اور ذی شعور اصحاب ذوق نوجوان اس سے استفادہ کرتے ہیں۔ اس میں ہندو بیرون ہند سے شائع ہونے والے اخبارات ورسائل اور جرائد ومجلّات بھی خاصی تعداد میں آتے ہیں۔

دوسرا کتب خانہ المعہد العالی میں ہے جس میں تفسیر، حدیث، اصول حدیث، کتب فقہ، کا قیمتی ذخیرہ ہے۔ جس سے المعہد کے ریسرچ اسکالر استفادہ کرتے ہیں۔ یہاں جدید دینی موضوعات پر طبع ہونے والی کتابوں کو مہیا کرنے کا اہتمام ہے۔ اس کے علاوہ دار العلوم الاسلامیہ میں بھی لائبریری قائم ہے۔

شعبہ امور مساجد

مسلم معاشرہ کے لیے مسجد کی ضرورت ایسی ہی ہے، جیسی انسانی زندگی کے لیے ہوا اور پانی، مسجد کے بغیر اسلامی زندگی کا تصور نہیں کیا جاسکتا، اسی لیے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینۂ منورہ ہجرت فرمانے کے بعد سب سے پہلے مسجد نبوی کی تعمیر فرمائی؛ حتیٰ کہ اسے اپنے گھر کی تعمیر پر بھی مقدم فرمایا، مسجد نبوی عبادت وریاضت، تعلیم وتربیت، دعوت وتبلیغ، افتاء وقضاء اور تمام دینی وملکی اور ثقافتی سرگرمیوں کا مرکز تھی، عہد رسالت کے بعد خلفاء راشدین اور تابعین وتبع تابعین کے زمانے میں بھی مسلم معاشرہ میں مسجد کو مرکزی حیثیت حاصل تھی اور اس سے تمام دینی تعلیمی اور دعوتی امور انجام پاتے تھے؛ لیکن بعد کی صدیوں میں جوں جوں دین سے دوری بڑھتی گئی، مسجد کی مرکزیت بھی متاثر ہوتی گئی، ملت اسلامیہ کی بیداری اور اس کی نشاۃ ثانیہ کے لیے ضروری ہے کہ مسجد کی مرکزیت بحال کی جائے اور جمعہ کے خطبات دین کے تمام شعبوں پر محیط ہوں، عبادات، معاملات، اخلاقیات اور اصلاح معاشرہ پر خصوصی توجہ مبذول کی جائے۔

صوبۂ بہار، اڈیشہ وجھارکھنڈ (جو اصلا امارت شرعیہ کا دائرۂ کار ہے) میں مساجد کی ایک

بڑی تعداد ہے، ان میں ایک تعداد ایسے ائمہ وخطباء کی ہے جو اپنی ذمہ داریوں کو بحسن و خوبی انجام دے رہے ہیں؛ لیکن بڑی تعداد ایسے ائمہ کی ہے، جن کی تربیت کی ضرورت ہے، امارت شرعیہ نے اس اہم ضرورت کو محسوس کرتے ہوئے ائمۂ مساجد کی تربیت کا کام شروع کیا ہے، کئی دفعہ خود امارت شرعیہ کے مرکزی دفتر میں اس طرح کا تربیتی کیمپ لگ چکا ہے، جو بے حد کامیاب رہا، اور اس تربیت میں شرکت کرنے والے علماء کرام، اساتذہ اور ائمہ، خطباء کا احساس تھا کہ ہر تھوڑے وقفہ سے اس طرح کا تربیتی کیمپ امارت شرعیہ کی طرف سے لگتے رہنا چاہئے - اس سلسلہ میں بہار، اڈیشہ وجھارکھنڈ کے مختلف مقامات میں ۴۰؍ سے زائد کیمپ لگائے جاچکے ہیں ائمہ مساجد وخطباء کی رہنمائی وقت اور حالات کے لحاظ سے اہم مسائل کی طرف ان کی توجہ مبذول کرانے کے لئے امارت شرعیہ کی طرف سے وقتاً فوقتاً ضروری پمفلٹ کتابیں اور ہدایات ومعلومات فراہم کی جاتی ہیں، اسی طرح امارت شرعیہ کا ہفتہ وار نقیب دینی موضوعات اور وقت کے اہم مسائل پر قیمتی مواد شائع کرتا ہے، جو ائمہ وخطباء کے لئے بہت مفید ہے، اس کا ایک مستقل کالم ''اللہ کی باتیں، اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی باتیں، جس میں قرآنی آیات کی تفسیر اور احادیث کی تشریح ہوا کرتی ہے، بہت سے ائمہ وخطباء جمعہ کے خطبوں میں اس سے رہنمائی حاصل کرتے ہیں اور اسے اپنی تقریر کا موضوع بناتے ہیں بعض مقامات پر یہ کالم جمعہ سے پہلے مسجد میں پڑھ کر سنایا جاتا ہے۔ امارت شرعیہ چاہتی ہے کہ ائمہ وخطباء کی تربیت کا کام اور آگے بڑھایا جائے۔ ہر سال مختلف علاقوں وخطوں میں تربیت کا کام کیا جاتا ہے۔ مختلف دینی عناوین پر ''مضامین'' ترتیب کرکے'' خطبات جمعہ'' کے نام سے نیز'' مساجد کی شرعی حیثیت اور ائمہ کرام کی ذمہ داریاں، نامی کتاب امارت شرعیہ نے شائع کی ہیں، جنہیں ائمہ کرام کو اپنے مطالعہ میں رکھنا چاہیے اور اس کی روشنی میں تقریر کرنی چاہیے۔ اس شعبہ کے تحت ہزاروں ائمہ کرام کے نام وپتے اور موبائل نمبرات محفوظ رکھے گئے ہیں، جن سے حسب ضرورت رابطہ کرکے مناسب اور ضروری پیغام دیا جاتا ہے۔ حضرت امیر شریعت سابع رحمۃ اللہ علیہ

کی ہدایت پر اس شعبہ کے لیے باضابطہ آفس قائم کیا گیا ہے، حضرتؒ کی اپیل پر پٹنہ کے کئی موقر ائمہ کرام رضاکارانہ طور پر اس میں وقت دینے کے لیے تیار ہوئے۔ موجودہ امیر شریعت حضرت مولانا احمد ولی فیصل رحمانی صاحب دامت برکاتہم کی بھی خصوصی توجہ اس شعبہ پر ہے، ان شاء اللہ جلد ہی اس کو جدید تقاضوں سے ہم آہنگ کیا جائے گا تاکہ اس کی افادیت مزید بڑھ سکے۔

شعبۂ افتاء

مسلمانوں کی روزمرہ کی زندگی میں بہت سے سوالات پیدا ہوتے رہتے ہیں، مسلمان ان کا حل شرع اسلامی کی روشنی میں ڈھونڈھنا چاہتے ہیں، ان سوالات کا تعلق عقائد، عبادات، معاشرت، معاملات اور دیگر شعبہ ہائے زندگی سے ہوتا ہے۔ اس طرح کے سوالات کا شریعت اسلامیہ کی روشنی میں جواب دینا اور مسلمانوں کی صحیح دینی رہنمائی کرنا، دارالافتاء کا بنیادی فریضہ ہے۔ دور حاضر کے بدلتے ہوئے ذہنی سانچوں، تہذیبی وفکری انقلاب، سائنسی ارتقاء اور بدلتے ہوئے معاشی اقدار نے مسائل کی پیچیدگی کو بہت زیادہ بڑھا دیا ہے، ایسے حالات میں اصول وقواعد فقہ اسلامی کی روشنی میں ان مسائل کو حل کرنا، بڑی نازک ذمہ داری ہے۔

الحمدللہ! امارت شرعیہ کے باصلاحیت اصحاب افتاء نے ہر دور میں اس طرح کے مسائل کو حل کرکے ثابت کیا ہے کہ فقہ اسلامی جامد نہیں ہے، بلکہ خدا کا یہ آخری دین ہر دور کے چیلنج کا سامنا کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ امارت شرعیہ کے فتاویٰ کی مسلمانوں کے دل میں خاص وقعت ہے، پورے ملک میں امارت شرعیہ کے فتاویٰ کو عظمت اور قبولیت کی نگاہ سے دیکھا اور مستند سمجھا جاتا رہا ہے۔ دارالافتاء کے فتووں کا بڑا ذخیرہ محفوظ ہے، ان کی ترتیب کا کام بھی جاری ہے۔ پہلے مرحلے میں حضرت مولانا ابوالمحاسن محمد سجادؒ کے تمام فتووں کو مرتب کرکے فتاویٰ امارت شرعیہ جلد اول کے نام سے طبع کرایا گیا۔ اس کی دوسری جلد جس

میں مختلف مفتیان کرام کے فتوے ہیں انہیں فقہی ابواب کی ترتیب سے شائع کرایا گیا تیسری، چوتھی اور پانچویں جلد بھی اسی نہج پر طبع ہو کر منظر عام پر آچکی ہے چھٹی جلد زیر ترتیب ہے، یہ اہل علم کے لیے گرانقدر علمی سرمایہ ہے۔

شعبۂ قضاء

مسلمانوں پر شریعت اسلامی کا نفاذ امارت کے نظام کا بنیادی اور اہم حصہ ہے، جس کا مقصد مسلمانوں کے آپسی جھگڑوں کا اسلامی شریعت کی روشنی میں تصفیہ کرنا ہے۔اسی لیے قیام امارت کے ساتھ دارالقضاء کا قیام بھی عمل میں آیا۔

خصوصیت کے ساتھ ہندستان میں قضاء کا قیام؛ اس لئے بھی ضروری تھا کہ حلال وحرام سے متعلق بہت سے شرعی قوانین کا اجرا مسلم قاضی کے فیصلے کے بغیر نہیں ہوسکتا، مثلاً شوہر کی مفقود الخبر ی کی وجہ سے ناقابل برداشت تکلیفوں میں مبتلا ہونے والی عورتوں کا بے سہارا زندگی گذارنا یا بیوی کا شوہر کی طرف سے ظلم وایذا رسانی کا شکار ہونا یا عورت کا نان ونفقہ سے محروم ہونا، میاں بیوی کے درمیان حرمت مصاہرت کا پیدا ہوجانا اور اس طرح کے دوسرے مقدمات میں عورت کی گلوخلاصی کا واحد ذریعہ قاضی کا فیصلہ ہوسکتا ہے۔اسی طرح یتیم اور لاوارث بچوں کی ولایت اور ان کے مفادات کا تحفظ قاضی ہی کے ذریعہ ممکن ہے۔حقیقت یہ ہے کہ قاضی کے بغیر اسلامی زندگی کا تصور ہی نہیں کیا جاسکتا۔ان حالات میں دارالقضاء کا قیام مسلمانوں کے لئے بڑی راحت کا ذریعہ بنا، اس موقع پر یہ امر بھی خاص طور پر قابل ذکر ہے کہ مرکزی اور ذیلی دارالقضاء کے ذریعہ سالانہ پانچ ہزار سے زائد مقدمات دائر ہوتے ہیں جو شرع اسلامی کے مطابق حل ہو کیے جاتے ہیں۔

مرکزی وذیلی دارالقضاء بہار، اڈیشہ وجھارکھنڈ میں دائر ہونے والے مقدمات کے علاوہ ہندستان کے دوسرے دور دراز کے علاقوں مثلاً بنگال، راجستھان، اتر پردیش، نیپال وغیرہ سے بھی مقدمات آتے ہیں، امارت شرعیہ کا یہ شعبہ موجودہ دشوار گذار حالات میں

شریعت اسلامی کے نفاذ میں اہم کردار ادا کررہا ہے۔

واضح رہے کہ مرکزی دارالقضاء کی نگرانی میں مختلف علاقائی دارالقضاء بھی اپنا فرض ادا کررہے ہیں، جن کی مجموعی تعداد بہتر (۷۲) ہے۔مرکزی دارالقضاء کو شمار کر کے دارالقضاء کی کل تعداد تہتر (۷۳) ہے، جن کے نام اور پتے کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ان حلقوں کے مسلمانوں کو چاہئے کہ وہ اپنے نزاعات وجھگڑوں کے فیصلے کے لیے قاضی شریعت سے رجوع کریں۔

صوبہ بہار

نمبر شمار	نام وپتہ جات مرکزی وذیلی دارالقضاء وپن کوڈ
۱	مرکزی دارالقضاء امارت شرعیہ پھلواری شریف، پٹنہ۔801505
۲	دارالقضاء امارت شرعیہ، مدرسہ رحمانیہ سوپول، ڈاکخانہ بیرول ضلع دربھنگہ 847203
۳	دارالقضاء امارت شرعیہ المعہد النور الاسلامی محلّہ مہدولی، ڈاکخانہ شوبھنکر پور، دربھنگہ 846006
۴	دارالقضاء امارت شرعیہ مدرسہ اسلامیہ شکر پور بھرواره، دربھنگہ 847104
۵	دارالقضاء امارت شرعیہ، انجمن اسلامیہ، ضلع کشن گنج۔ 855107
۶	دارالقضاء امارت شرعیہ مدرسہ فیضان العلوم جامع مسجد پھلوریہ ہاٹ ڈاکخانہ پھرانی گنج، وایا بہادر گنج ضلع کشن گنج 805101
۷	دارالقضاء امارت شرعیہ مدرسہ تنظیمیہ باراعیدگاہ مقام وڈاکخانہ باراعیدگاہ وایا قصبہ ضلع پورنیہ 854330
۸	دارالقضاء امارت شرعیہ سجاد کالونی مادھو پارہ، نزد مسجد رضوان خزانچی ہاٹ، ضلع پورنیہ۔854301
۹	دارالقضاء امارت شرعیہ جامعہ اسلامیہ عربیہ بھوانی پور راج دھام، ڈاکخانہ دھمداہا ضلع پورنیہ 854205
۱۰	دارالقضاء امارت شرعیہ، مدرسہ رشیدیہ، کوآتھ، ضلع رہتاس۔802216
۱۱	دارالقضاء امارت شرعیہ جامعہ فلاح الدارین بابوگنج بارہ پتھر ڈہری اون سون ضلع رہتاس 821307
۱۲	دارالقضاء امارت شرعیہ، گاندھی نگر، رام پاڑہ ضلع کٹیہار۔854105
۱۳	دارالقضاء امارت شرعیہ مدرسہ جمال القرآن کلداس پور ڈاکخانہ بگھوا، وایہ بارسوئی گھاٹ، ضلع کٹیہار 854317
۱۴	دارالقضاء امارت شرعیہ مدرسہ جامع العلوم محلّہ چندوارہ ضلع مظفر پور 842001

۱۵	دارالقضاءامارت شرعیہ، جامعہ رحمانی خانقاہ مونگیر 811201
۱۶	دارالقضاءامارت شرعیہ، مصطفی نگر، ضلع سہرسہ۔852201
۱۷	دارالقضاءامارت شرعیہ مدرسہ قاسمیہ دارالقرآن سمری بختیار پور، ضلع سہرسہ 852127
۱۸	دارالقضاءامارت شرعیہ مدرسہ نظامیہ اشرف المدارس للجہ پوسٹ تیلوا وایا مہشی ضلع سہرسہ 852216
۱۹	دارالقضاءامارت شرعیہ، مدرسہ اسلامیہ بتیا گنج نمبر ا نزد جامع مسجد، ڈاکخانہ بتیا، ضلع مغربی چمپارن۔845438
۲۰	دارالقضاءامارت شرعیہ، دارالعلوم بسوریا پوسٹ بسوریا، وایا لوریا، ضلع مغربی چمپارن 845453
۲۱	دارالقضاءامارت شرعیہ جامعہ ہارونیہ، یتیم خانہ، معینیہ عیدگاہ بگہا ضلع مغربی چمپارن 845101
۲۲	دارالقضاءامارت شرعیہ آزادنگر مقام وڈاکخانہ ڈھاکہ، ضلع مشرقی چمپارن 845418
۲۳	دارالقضاءامارت شرعیہ مدرسہ بدرالاسلام، ڈاکٹر اختر روڈ بیگوسرائے 851101
۲۴	دارالقضاءامارت شرعیہ، مدرسہ خیر العلوم، بردونی، ڈاکخانہ براہی وایہ بیتھان بازار ضلع سمستی پور 848207
۲۵	دارالقضاءامارت شرعیہ جامعہ تدریب القرآن عیدگاہ ریلوے گنڈک کالونی دھرم پور سمستی پور 847301
۲۶	دارالقضاءامارت شرعیہ، ببونیا روڈ، نزد مخدوم سرائے، ضلع سیوان 841226
۲۷	دارالقضاءامارت شرعیہ، مدرسہ نورالعلوم مقام وڈاکخانہ گوگری، ضلع کھگڑیا۔851202
۲۸	دارالقضاءامارت شرعیہ مدرسہ محمودیہ مقام وڈاکخانہ جوگبنی ارریہ 854328
۲۹	دارالقضاءامارت شرعیہ، نزد جامع مسجد، ڈاکخانہ وضلع ارریہ 854311
۳۰	دارالقضاءامارت شرعیہ نزد مسجد دائرہ بارہ دری، ڈاکخانہ بہار شریف، ضلع نالندہ 803101
۳۱	دارالقضاءامارت شرعیہ مدرسہ محمود العلوم مقام و پوسٹ دملہ وایا کمتول ضلع مدھوبنی 847304
۳۲	دارالقضاءامارت شرعیہ، مدرسہ فلاح المسلمین، گواپوکھر، پوسٹ بھوارہ، ضلع مدھوبنی 847212
۳۳	دار القضاء امارت شرعیہ جامع مسجد زیرومائل مقام اونسی بھگواں پوسٹ آفس وایا کیوٹی رنوے ضلع مدھوبنی 847121
۳۴	دارالقضاءامارت شرعیہ مدرسہ رحمانیہ مقام وڈاکخانہ یکہتہ ضلع مدھوبنی 847227
۳۵	دارالقضاءامارت شرعیہ جامعہ اسلامیہ قاسمیہ بالاساتھ سیتامڑھی۔843326

۳۶	دارالقضاءامارت شرعیہ ادارہ سبیل الشریعہ رحمت نگر آواپور شاہ پور ضلع سیتامڑھی 843314
۳۷	دارالقضاءامارت شرعیہ مدرسہ اسلامیہ عربیہ ڈومری، شیوہر 843329
۳۸	دارالقضاءامارت شرعیہ، مدرسہ عین العلوم مقام و پوسٹ جھاجھا، ضلع جموئی 811308
۳۹	دارالقضاءامارت شرعیہ نیمارنگ، ضلع جموئی۔811307
۴۰	دارالقضاءامارت شرعیہ مسجد بیت الحرام مقام وڈاکخانہ آڑھا وایہ پکری برانواں ضلع جموئی 811307
۴۱	دارالقضاءامارت شرعیہ محلّہ میردہ ٹولی نزد عالیہ منشن، نوادہ 805110
۴۲	دارالقضاءامارت شرعیہ مدرسہ احمدیہ مقام وڈاکخانہ ابابکر پور ضلع ویشالی 844112
۴۳	دارالقضاءامارت شرعیہ مدرسہ اصلاح المسلمین چمپانگر، بھاگلپور 812004
۴۴	دارالقضاءامارت شرعیہ مدرسہ انوارالعلوم معروف گنج، گیا 823001
۴۵	دارالقضاءامارت شرعیہ گودام والی مسجد وارڈ نمبر ۱۰ ضلع سوپول 852131
۴۶	دارالقضاءامارت شرعیہ مدرسہ دینیہ دین بندھی ڈاکخانہ ایس نرملی، وایا بلوا بازار ضلع سوپول 854339
۴۷	دارالقضاءامارت شرعیہ مدرسہ عربیہ اسلامیہ جہان آباد 804408
۴۸	دارالقضاءامارت شرعیہ مدرسہ تعلیم القرآن بھیم پور، مدھے پور، مدھوبنی۔847408
۴۹	دارالقضاءامارت شرعیہ مدرسہ اشرفیہ، مقام وڈاکخانہ پوہدی بیلا ضلع دربھنگہ۔847427
۵۰	دارالقضاءامارت شرعیہ دارالعلوم امور، ضلع پورنیہ۔854315
۵۱	دارالقضاءامارت شرعیہ بیرنگر بسہریا ضلع ارریہ۔854102
۵۲	دارالقضاءامارت شرعیہ مدرسہ انجمن اسلامیہ نکھید ٹولہ، موتیہاری، مشرقی چمپارن۔845401

صوبہ اڈیشہ

۵۳	دارالقضاءامارت شرعیہ پلانٹ سائڈ روڈ، نزد پوسٹ آفس راورکیلا 76900
۵۴	دارالقضاءامارت شرعیہ بخشی بازار پنشن لین ضلع کٹک 753001

صوبہ جھارکھنڈ

۵۵	دارالقضاءامارت شرعیہ جامعہ رشید العلوم چترا 825401

۵۶	دارالقضاء امارت شرعیہ کربلا ٹینک روڈ رانچی 834008
۵۷	دارالقضاء امارت شرعیہ روڈ نمبر ا آزاد نگر جمشید پور 832110
۵۸	دارالقضاء امارت شرعیہ مدرسہ رشید العلوم بھنڈاری ڈیہہ گریڈیہہ 815301
۵۹	دارالقضاء امارت شرعیہ مدرسہ دارالعلوم وحیدیہ مہوڑا، ڈاکخانہ سونا ضلع جامتاڑا 815351
۶۰	دارالقضاء امارت شرعیہ مدرسہ شمسیہ گورگاواں، پوسٹ نرینی وایا مہگاواں ضلع گڈا 814154
۶۱	دارالقضاء امارت شرعیہ واسع پور بھولی روڈ، دھنباد 826001
۶۲	دارالقضاء امارت شرعیہ آزاد نگر سیون ڈیہہ ضلع بوکارو 827010
۶۳	دارالقضاء امارت شرعیہ مقام بلال نگر ڈاکخانہ چترپور ضلع رام گڈھ 825105
۶۴	دارالقضاء امارت شرعیہ مدرسہ قاسمیہ خادم العلوم حسن آباد کوڈرما 825410
۶۵	دارالقضاء امارت شرعیہ مدرسہ حسینیہ پلاول ضلع ہزاری باغ 825335
۶۶	دارالقضاء امارت شرعیہ مدرسہ اسلامیہ تجوید القرآن جامع مسجد ضلع سمڈیگا 835223
۶۷	دارالقضاء امارت شرعیہ مدرسہ دینیہ رشیدیہ ڈاکخانہ وضلع لوہردگا جھارکھنڈ 835302

صوبہ مغربی بنگال

۶۸	دارالقضاء امارت شرعیہ لوکو مسجد ریل پار، ڈاکخانہ آسنسول ضلع بردوان 713301
۶۹	دارالقضاء امارت شرعیہ مقام وڈاکخانہ ایٹاہار، ضلع اتر دیناجپور 733128
۷۰	دارالقضاء امارت شرعیہ ۲۵ فیرس لائن کولکاتا ۷۳ـ 700073
۷۱	دارالقضاء امارت شرعیہ محلہ ملت نگر اے ٹوپسیا روڈ، ساؤتھ، کولکاتہ 700046
۷۲	دارالقضاء امارت شرعیہ رانی باندھ نزد بلال مسجد ڈاکخانہ وضلع پرولیا 723101
۷۳	دارالقضاء امارت شرعیہ جامعہ فیض العلوم مقام وڈاکخانہ دالکولہ، ضلع اتر دیناج پور۔ **733201**

دفتر مرکزی دارالقضاء امارت شرعیہ کا رابطہ نمبر وای میل ایڈریس

0612-2555351-2555014-25668

ای میل ایڈریس darulquaza.imarat@gmail.com

تربیت قضاء وافتاء

امارت شرعیہ نے ابتدا ہی سے فقہ اسلامی کو اپنی توجہ کا مرکز بنایا ہے، کیوں کہ اس کے اہم اور بنیادی شعبوں میں دارالقضاء ہے جو مسلمانوں کے عائلی معاملات ومقدمات کے فیصلے اسلامی شریعت کے مطابق کرتا ہے۔اور مرکزی دارالقضاء کے علاوہ بہتر (۷۲) شاخیں صوبہ وبیرون صوبہ میں کام کررہی ہیں، امارت شرعیہ سے جو فیصلے صادر ہوئے ہیں ،ان کی ترتیب کا کام جاری ہے، اب تک دو جلدیں منظر عام پر آچکی ہیں۔اس کے علاوہ دارالافتاء ہے جو مسلمانوں کی طرف سے آنے والے دینی وفقہی سوالات کا جواب دیتا ہے اور جس سے اب تک لاکھوں فتاویٰ صادر ہوچکے ہیں، ان فتاویٰ کا مجموعہ پانچ جلدوں میں شائع ہوچکے ہیں، اور بقیہ زیر ترتیب ہیں، ان دونوں ذمہ داریوں کو انجام دینے کے لئے فقہ اسلامی میں تحقیق اور مہارت کی ضرورت ہے، اس لئے شروع سے ان دونوں شعبوں کو بڑے بڑے علماء، فقہاء اور اصحاب افتاء وقضاء کی خدمات حاصل رہی ہیں۔خود بانی امارت شرعیہ حضرت مولانا ابوالمحاسن محمد سجادؒ ایک فقیہ النفس عالم تھے، جن کے فتاویٰ اور بہت سے مقدمات کے فیصلے تاریخی اہمیت کے حامل ہیں۔

ان کے رفقاء میں قاضی نورالحسنؒ صاحب پھلواروی، نائب امیر شریعت ثانی حضرت مولانا عبدالصمد رحمانیؒ اور حضرت مولانا سید شاہ منت اللہ رحمانیؒ امیر شریعت رابع تھے۔جن کی فقہ اسلامی پر بڑی وسیع اور عمیق نظر تھی، ادارہ کو حضرت مولانا قاضی مجاہدالاسلام صاحب قاسمیؒ، قاضی القضاۃ دارالقضاء امارت شرعیہ کی خدمات حاصل رہیں، جو ہندو بیرون ہند اپنی فقہی بصیرت میں ممتاز تھے۔

ان کے علاوہ قضاء وافتاء کی خدمات انجام دینے کے لیے علماء کی ایک بڑی جماعت ہے۔جن کے ذریعہ مدارس سے فارغ ہوکر نکلنے والے علماء، فضلاء افتاء وقضاء کی تربیت پاتے ہیں اور امارت شرعیہ انہیں دارالقضاء کی ذیلی شاخوں میں قاضی مقرر کرتی ہے،

اس کے علاوہ بھی اس سے تربیت پانے والے علماء ملک میں مختلف مقامات پر اہم دینی خدمات انجام دے رہے ہیں۔

امارت شرعیہ کے قضاۃ نے ملک کے دوسرے صوبوں میں وہاں کے تقاضہ پر تربیت قضاء کے کیمپ میں شرکت کی۔ اب تک جمشید پور (جھارکھنڈ)، آسام، آندھراپردیش، کرناٹک، (بنگلور) ندوۃ العلماء لکھنؤ، کان پور، مہاراشٹر (ممبئی، پونے، مالیگاؤں)، دار القرآن جمبوسر (گجرات)، اجمیر وجے پور (راجستھان)، برہان پور (مدھیہ پردیش)، وانم باڑی (تمل ناڈو)، حیدرآباد (تیلنگانہ) وغیرہ میں ایسے تربیتی پروگرام منعقد کئے گئے اور امارت شرعیہ کے قضاۃ نے اپنی بہترین صلاحیتیں اس اہم پروگرام میں لگائیں، جس سے بڑی تعداد میں علماء کی تربیت اس میدان میں کی جاسکی۔

قضاء کی تربیت کا خصوصی انتظام

مدارس کے اساتذہ کرام اور مستند مدارس کے فارغین جو وقت کی کمی کی وجہ سے المعہد العالی امارت شرعیہ سے دوسالہ کورس نہیں کرسکتے ہیں، ان کے لیے چھ ماہ کی خصوصی تربیت قضاء کا نظم مرکزی دفتر میں رکھا گیا ہے۔ الحمدللہ اس تربیت سے بڑا فائدہ ہوتا ہے، دوسرے صوبوں کے علماء کرام و ائمہ عظام اس شعبہ سے کثیر تعداد میں فائدہ اٹھاتے ہیں اور اپنے اپنے علاقوں میں جاکر قضاء کے نظام کو مستحکم کرتے ہیں۔

المعہد العالی

المعہد العالی للتدریب فی القضاء والافتاء کے نام سے ایک بڑا ادارہ باضابطہ صرف تربیت قضاء وافتاء کے لیے قائم کیا گیا۔ جن میں نامور اساتذہ تعلیم وتربیت کے فرائض انجام دیتے ہیں، باصلاحیت علماء کے لیے تعلیمی وظیفے مقرر کئے گئے، اب ہر سال شوال میں باقاعدہ تحریری وتقریری امتحان کے بعد تربیت افتاء وقضاء کے لیے فضلاء مدارس کا انتخاب عمل میں آتا ہے اور انہیں طعام وقیام اور دیگر ضروری سہولتوں کے علاوہ نقد

وظیفے بھی دیئے جاتے ہیں اس شعبہ کا باقاعدہ دوسالہ نصاب مقرر ہے، علماء کی نگرانی میں فقہ کی متداول کتابوں کی تدریس کے ساتھ بنیادی مراجع کا مطالعہ کرایا جاتا ہے، طلبہ فتاویٰ نویسی کی مشق کرتے ہیں، اور عصر حاضر کے اہم مسائل اور فقہی موضوعات پر مقالے تیار کرتے ہیں، اس شعبہ میں ہر سال ملک کے ممتاز ۲۵ رفضلاء کا داخلہ ہوتا ہے، اب تک اس شعبہ سے سیکڑوں علماء افتاء اور قضاء کی تربیت لے کر نکلے جو دارالقضاء، مختلف مدرسوں اور دیگر دینی میدانوں میں اہم خدمات انجام دے رہے ہیں۔

المعہد العالی میں ملک وبیرون ملک کے علماء راسخین، محدثین، فقہاء اور جدید دینی تقاضوں کے تعلق سے ماہرین فن کے محاضرات ولکچرس کا بھی سلسلہ رہتا ہے اور اس کے لیے المعہد العالی کے فوقانی حصہ پر ایک خوبصورت وسیع اور پرسکون سمینار ہال ہے۔ جس میں مختلف دینی اہم موضوعات پر خطابات ہوتے رہتے ہیں۔

شعبہ دعوت

گذشتہ چندسالوں سے شعبۂ دعوت کے نام سے ایک نیا شعبہ "المعہد العالی" میں قائم کیا گیا ہے، جس میں دس فضلاء مدارس کا داخلہ ہوتا ہے، یہ کورس ایک سال کا ہے جس میں طلبہ کو انگریزی، سنسکرت اور ہندی زبان کے ساتھ ساتھ مختلف مذاہب کی مذہبی کتابیں پڑھائی جاتی ہیں اور مذاہب کا تقابلی مطالعہ کرایا جاتا ہے تاکہ علماء کی ایسی جماعت تیار ہوسکے جو مذہب اسلام کے علوم پر راسخ معلومات رکھنے کے ساتھ ساتھ مختلف مذاہب کے عقائد ورسوم سے بھی واقف ہو اور شرح صدر اور حکمت کے ساتھ اسلام کی حقانیت کی دعوت دے سکے۔

دارالعلوم الاسلامیہ

حالات وضرورت کے پیش نظر مورخہ ۲۱ رشوال ۱۴۲۰ھ مطابق ۲۸ جنوری ۲۰۰۰ء روز جمعہ کو امارت شرعیہ بہار، اڈیشہ وجھارکھنڈ کی نگرانی میں ایک دینی وتعلیمی ادارہ "دارالعلوم الاسلامیہ"

کے نام سے قائم ہوا، جو رضا نگر گون پورہ، پھلواری شریف پٹنہ میں واقع ہے، اس کے لئے ایک صاحب خیر مرحوم احمد رضا خاں صاحب کے صرفہ سے پانچ بیگھا سے زائد اراضی فراہم کی گئی، چند سالوں تک یہ ادارہ قاضی نگر پھلواری شریف میں کرایہ کے مکان میں چلتا رہا اب الحمدللہ ۱۸؍فروری ۲۰۰۶ سے یہ ادارہ اپنی زمین پر چل رہا ہے، حفظ وتجوید کے علاوہ فضیلت تک کی تعلیم ہورہی ہے، تعلیم وتربیت اور طعام وقیام کا بہترین نظم ہے، ادارہ روز افزوں ترقی پر ہے اور اسے عوام وخواص کا اعتماد حاصل ہے، چار سو پچاس طلبہ کے طعام وقیام کا نظم من جانب ادارہ ہے اور اس کا سالانہ خرچ نوے لاکھ (90,00,000/=) روپے سے زائد ہے چونکہ اس کے اخراجات مستقل ہیں اور مستقبل میں مزید اخراجات کی توقع ہے، اس لئے اس کے حساب وکتاب کا نظم بیت المال امارت شرعیہ سے الگ رکھا گیا ہے اور اس کے نظم و نسق کی ذمہ داری امارت شرعیہ کے نائب ناظم مولانا سہیل احمد ندوی پر ڈالی گئی ہے۔ اس کے سرپرست موجودہ امیر شریعت حضرت مولانا احمد ولی فیصل رحمانی صاحب دامت برکاتہم ہیں۔ طلبہ کی بڑھتی ہوئی تعداد کے پیش نظر دارالاقامہ کی تعمیر کی ضرورت تھی، الحمدللہ ۲۷۴؍ فٹ لمبی چہار دیواری مکمل کرائی گئی اور دارالعلوم کے احاطہ میں ۷؍ڈسمل زمین خرید کر رواق رحمانی کے نام سے ۵۵ کمروں مع برآمدہ، لائبریری اور کچن پر مشتمل دو منزلہ دارالاقامہ کا سنگ بنیاد امیر شریعت سابع حضرت مولانا محمد ولی رحمانی صاحبؒ کے ہاتھوں سے رکھا جا چکا ہے اور اس کی تعمیر کا کام بھی شروع کردیا گیا ہے، اب تک تمام اخراجات اللہ رب العزت کی توفیق ومدد اور اصحاب خیر کے مخلصانہ تعاون سے پورے ہوتے رہے ہیں اور آئندہ بھی انشاء اللہ پورے ہوتے رہیں گے۔

شعبۂ خدمت (تحفظ مسلمین)

امارت شرعیہ کے مقاصد میں ایک بڑا مقصد مسلمانوں کے مذہبی حقوق، ان کی جان ومال، عزت وآبرو، معابد ومقابر اور شعائر اسلامی کی حفاظت بھی ہے۔ امارت شرعیہ نے ۹۹؍

سال کی تاریخ میں اس میدان میں بڑے اہم کارنامے انجام دیئے ہیں۔ ملک کی آزادی کے بعد یہ مسئلہ اور بھی اہمیت اختیار کرگیا ہے، اور اب تو ہر صبح نئے مسائل کے ساتھ طلوع ہوتی ہے اور زندگی کے ہر میدان میں منظّم جدوجہد کا پیغام دیتی ہے۔ مسلم پرسنل لا میں تبدیلی کی آواز، بھارتیہ کرن کا نعرہ، دینی تعلیم کے اداروں کو سرکاری تحویل میں لینے کا منصوبہ، مقامات مقدسہ کی ایکویزیشن کی اسکیم جیسی باتیں سامنے آرہی ہیں، جن سے مسلمانوں کا ملکی وجود خطروں سے دوچار ہے۔ اگر مذکورہ تبدیلیوں کو گوارہ کرلیا جائے تو امت مسلمہ کا تشخص اور امتیازی وجود ہی ختم ہوجائے گا۔

اسی طرح قادیانیت، شدھی سنگٹھن تحریک وغیرہ اور تمام ایسے مواقع جہاں اسلام کو نقصان پہنچانے کی کوشش کی گئی، امارت شرعیہ کے کارکن اور ذمہ دار ایسے تمام فتنوں کا مقابلہ کرنے کے لیے سینہ سپر ہوگئے، اور جانی ومالی قربانیوں کے ذریعہ فتنوں کا مقابلہ کیا۔

واقعہ یہ ہے کہ ہندستان میں شریعت اسلامی کے تحفظ اور مسلم پرسنل لا کے نفاذ کو باقی رکھنے کی جدوجہد میں امارت شرعیہ نے قائدانہ کردار ادا کیا ہے آزادی سے پہلے مولانا ابوالمحاسن محمد سجاد صاحبؒ نے نظارت امور شرعیہ کا مسودہ، بہار وقف ایکٹ، قانون انفساخ نکاح، مسلمات قاضی بل مرتب کیا، اور اسے منظور کرانے کی کوشش کی۔ آزادی کے بعد جب بھی یکساں سول کوڈ کے نفاذ اور مسلم پرسنل لا کے خاتمے کی آواز بلند کی گئی، تو امارت شرعیہ نے اس کے خلاف منظّم جدوجہد کی۔ تحفظ شریعت تحریک میں بھی امارت شرعیہ کے ذمہ داروں اور کارکنوں نے پرجوش حصہ لیا؛ جس سے پورے ملک میں شریعت اسلامی کے احترام اور تحفظ کا جذبہ بیدار ہوا اور اس معاملہ میں کامیابی ہوئی۔ اس شعبہ کے ذریعہ مسلمانوں کی جان ومال، شریعت، مساجد ومدارس، اوقاف وعائلی قوانین وغیرہ کی حفاظت کا کام انجام پاتا ہے۔ اس سلسلہ میں امارت شرعیہ کے کام کا طویل ریکارڈ ہے۔

امارت شرعیہ نے ہمیشہ اس بات کی کوشش کی ہے کہ اس ملک میں مسلمانوں اور شعائر اسلام کی آئینی حیثیت سے حفاظت ہو اور مسلمان شہری قانون کی نگاہ میں باوقار سمجھے

جائیں۔ چناں چہ جب کوئی ایسا قدم مرکز یا ریاست نے اٹھایا، یا ایسی تجویز پیش کی گئی جس سے شعائر اسلام مجروح ہوں یا مسلمانوں کے حقوق پامال ہوں تو امارت شرعیہ نے پر امن تحریک اور حکومت کے سامنے اسلامی موقف کو مدلل انداز میں پیش کیا۔ امارت شرعیہ کے کاموں میں یہ کام بھی بڑی اہمیت کا حامل ہے۔

سی اے اے، این پی آر اور این آر سی کے خلاف امارت شرعیہ کی تحریک

ووٹر لسٹ میں ناموں کی تصحیح واندراج، سی اے اے، این پی آر اور این آر سی کے تعلق سے امیر شریعت مفکر اسلام حضرت مولانا محمد ولی رحمانی صاحب رحؒ کی ہدایت پر پورے بہار، اڈیشہ، جھارکھنڈ اور مغربی بنگال میں تحریک چلائی گئی اور اس کام میں ائمہ مساجد، نقباء امارت شرعیہ کے علاوہ دانشوران قوم وملت اور امارت شرعیہ کے جملہ قضاۃ کو لگایا گیا، اس کے لیے فون کیے گئے، پمفلٹ اور خطوط طبع کرا کر شہر سے لے کر دیہات تک پہنچائے گئے اور بیداری مہم چلائی گئی، الیکشن کمیشن کو خط لکھ کر متعینہ مدت میں توسیع کرائی گئی، مرکزی و ذیلی دفاتر و اداروں میں کیمپ لگا کر ووٹر ویری فکیشن اور ناموں کی تصحیح کا کام کیا گیا۔ اس کے علاوہ امارت شرعیہ نے سی اے اے، این آر سی اور این پی آر کے خلاف کافی منظّم اور منصوبہ بند تحریک چلائی، نہ صرف احتجاجات اور مظاہرے کیے بلکہ سیاسی وسماجی شخصیات، اداروں کے ذمہ داران، وکلاء اور قانونی ماہرین کے ساتھ کئی نشستیں کیں، اندرون و بیرون ریاست میں ہونے والے متعدد مظاہروں میں امارت شرعیہ کے ذمہ داروں نے عملی شرکت کی اور اپنے بیانات کے ذریعہ عوام وخواص کو ان تینوں قوانین کی حقیقت سے واقف کرایا اور اس کا مقابلہ کرنے کے لیے انہیں دستاویزی اور قانونی طور پر تیار رہنے کی ترغیب دی، عوامی سطح کی اس تحریک کے علاوہ قانونی لڑائی بھی شروع کی اور ملک کے کئی ہائی کورٹوں اور سپریم کورٹ میں خود بھی ان قوانین کے خلاف مقدمات دائر کیے اور اس کی تحریک پر سیکڑوں مقدمات انفرادی اور اجتماعی طور پر دائر ہوئے، اس طرح اس اہم کام میں ملت اسلامیہ کی بروقت رہنمائی کی گئی۔

نشر واشاعت

اس شعبہ کے ذریعہ مختلف زبانوں میں کتابیں شائع کی جاتی ہیں، مختلف دینی موضوعات پر شائع ہونے والی ان کتابوں نے مسلمانوں میں دینی واقفیت میں اضافہ کیا ہے، ان میں اجتماعی شعور پیدا کیا ہے، بری رسموں کو مٹایا ہے، ملکی مسائل پر ان میں بیداری پیدا کی ہے اور غیر مسلموں میں اسلام کے تعارف کی خدمت انجام دی ہے۔

اسلام میں اجتماعی زندگی کی اہمیت، اتحاد ملی، اصلاح معاشرہ، صحیح اسلامی عقائد، اسلامی اخلاق، سیرت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم، زکوۃ وعشر کے احکام ومسائل، مسئلہ فلسطین، جہیز وتلک اور شادی کی بری رسمیں، نظام قضاء کی اہمیت، اسلامی نظام عدالت کا طریق کار اور اس طرح کے دوسرے موضوعات پر کتابیں، مضامین پوسٹر اور کتابچے ہزاروں کی تعداد میں اب تک شائع کئے جا چکے ہیں۔

زکوۃ وعشر کے مسئلے پر امارت شرعیہ کی شائع کردہ کتابوں نے اس فریضہ کو زندہ کر دیا اور مسلمان جو کم از کم عشر کے احکام کو بالکل فراموش کر چکے تھے۔ اب پابندی کے ساتھ عشر نکالنے کے عادی ہو چکے ہیں، اس طرح ان کی ایک بڑی تعداد زکوۃ کی پابند ہوتی جا رہی ہے۔

خاندانی منصوبہ بندی کے سلسلہ میں جب کہ بہتوں کو زبان کھولنے کی جرأت نہ تھی، حضرت امیر شریعت رابعؒ نے ''خاندانی منصوبہ بندی'' نامی رسالہ لکھ کر اعلان حق کا جو فرض ادا کیا وہ تاریخ میں یادگار رہے گا، جبری نس بندی کے خلاف یہ رسالہ بڑی تعداد میں دار الاشاعت امارت شرعیہ نے شائع کیا، اس رسالہ کو غیر معمولی مقبولیت حاصل ہوئی، اور اس نے پورے ملک میں فیملی پلاننگ اور نس بندی کے مسئلہ پر قول فیصل کا کام کیا، مسلم پرسنل لا کے موضوع پر بھی متعدد رسالے شائع ہو چکے ہیں، اسی شعبہ کے ذریعہ امارت کا ترجمان ہفتہ وار نقیب پابندی سے شائع ہو رہا ہے۔ ابتدا میں یہ پندرہ روزہ جریدہ امارت کے نام سے شائع ہوتا تھا بعد میں انگریزی عہد میں پابندی لگنے کی وجہ سے نقیب کے نام سے جاری ہوا۔ اس کے اداریے اور مضامین ملک بھر میں توجہ سے پڑھے جاتے ہیں۔ اس شعبے کے ذریعہ شائع ہونے والی چند اہم کتابیں یہ ہیں۔

نمبر شمار	اسمائے کتب	اسمائے مصنفین/مولفین/مرتبین	قیمت
۱	مسلمان ایک امت ایک جماعت	حضرت مولانا محمد علی مونگیریؒ	30روپے
۲	قضایا سجاد	حضرت مولانا ابوالمحاسن محمد سجادؒ	60روپے
۳	خطبہ صدارت	حضرت مولانا ابوالمحاسن محمد سجادؒ	60روپے
۴	مقالات سجاد	حضرت مولانا ابوالمحاسن محمد سجادؒ	50روپے
۵	حکومت الٰہی	حضرت مولانا ابوالمحاسن محمد سجادؒ	35روپے
۶	مکاتیب سجاد	حضرت مولانا ابوالمحاسن محمد سجادؒ	35روپے
۷	امارت؛شبہات وجوابات	حضرت مولانا ابوالمحاسن محمد سجادؒ	35روپے
۸	قانونی مسودے	حضرت مولانا ابوالمحاسن محمد سجادؒ	30روپے
۹	ہندوستان اور مسئلۂ امارت	حضرت مولانا عبدالصمد رحمانیؒ	60روپے
۱۰	آداب قضاء	حضرت مولانا عبدالصمد رحمانیؒ	250روپے
۱۱	کتاب الفسخ والتفریق (جدید ایڈیشن)	حضرت مولانا عبدالصمد رحمانیؒ	100روپے
۱۲	فتاویٰ امارت شرعیہ جلد اول	حضرت مولانا قاضی مجاہدالاسلام قاسمیؒ	260روپے
۱۳	فتاویٰ امارت شرعیہ جلد دوم	حضرت مولانا قاضی مجاہدالاسلام قاسمی	350روپے
۱۴	فتاویٰ امارت شرعیہ جلد سوم	مولانا مفتی محمد سعیدالرحمٰن قاسمی	250روپے
۱۵	فتاویٰ امارت شرعیہ جلد چہارم	مولانا مفتی محمد سعیدالرحمٰن قاسمی	300روپے
۱۶	فتاویٰ امارت شرعیہ جلد پنجم	مولانا مفتی محمد سعیدالرحمٰن قاسمی	350روپے
۱۷	ادائے زکوٰۃ کا اسلامی طریقہ	حضرت مولانا ابوالکلام آزادؒ	10روپے
۱۸	لڑکیوں کا قتل عام	حضرت امیر شریعت مولانا محمد ولی رحمانیؒ	35روپے
۱۹	اصلاح معاشرہ کی شاہ راہ	حضرت امیر شریعت مولانا محمد ولی رحمانیؒ	30روپے
۲۰	حضرت سجادؒ مفکر اسلام	حضرت امیر شریعت مولانا محمد ولی رحمانیؒ	30روپے
۲۱	مسلم پرسنل لا اور ہندوستانی قانون	حضرت امیر شریعت مولانا محمد ولی رحمانیؒ	35روپے
۲۲	قضاء کی شرعی اور تاریخی اہمیت	حضرت امیر شریعت مولانا منت اللہ رحمانیؒ	35روپے
۲۳	فکر آخرت	مولانا انیس الرحمٰن قاسمی	100روپے
۲۴	خطبات جمعہ	مولانا انیس الرحمٰن قاسمی	350روپے
۲۵	علاج کے احکام ومسائل	مولانا انیس الرحمٰن قاسمی	30روپے
۲۶	تزکیہ نفس واحسان	مولانا انیس الرحمٰن قاسمی	60روپے
۲۷	کھانے پینے اور سونے کے احکام ومسائل	مولانا انیس الرحمٰن قاسمی	70روپے
۲۸	طہارت کے احکام ومسائل	مولانا انیس الرحمٰن قاسمی	150روپے
۲۹	لباس کے احکام ومسائل	مولانا انیس الرحمٰن قاسمی	50روپے
۳۰	تعلیم کی اہمیت	مولانا انیس الرحمٰن قاسمی	60روپے
۳۱	اصلاح معاشرہ اور سماج کی ذمہ داریاں	مولانا انیس الرحمٰن قاسمی	90روپے
۳۲	معاشرتی حقوق	مولانا انیس الرحمٰن قاسمی	35روپے
۳۳	حضرت امیر شریعت رابع نمبر	مولانا انیس الرحمٰن قاسمی	250روپے
۳۴	جمعہ اور عیدین کے احکام ومسائل	مولانا محمد شبلی القاسمی	150روپے
۳۵	طلاق مخالف بل	مولانا محمد شبلی القاسمی	100روپے
۳۶	مساجد کی شرعی حیثیت اور ائمہ کرام کی ذمہ داریاں	مولانا محمد شبلی القاسمی	50روپے
۳۷	منزل کا سراغ	مولانا محمد شبلی القاسمی	30روپے
۳۸	مدارس اسلامیہ	مولانا محمد شبلی القاسمی	
۳۹	اذان مجاہد	مولانا مفتی محمد ثناءالہدیٰ قاسمی	100روپے
۴۰	قضایا امارت شرعیہ جلد اول	مولانا محمد انظار عالم قاسمی	350روپے
۴۱	قضایا امارت شرعیہ جلد دوم	مولانا محمد انظار عالم قاسمی	350روپے
۴۲	حضرت مولانا محمد سجادؒ حیات وخدمات	مولانا انیس الرحمٰن قاسمی	200روپے
۴۳	مدارس اسلامیہ اور دہشت گردی	ڈاکٹر عتیق الرحمٰن قاسمی	25روپے
۴۴	گجرات رپورٹ (انگریزی)	خورشید انوار عارفی	100روپے
۴۵	قضاء کے چند اہم مسائل		10روپے
۴۶	ہندوستان اور نظام قضاء	مولانا عتیق احمد بستوی	10روپے
۴۷	تحفۂ اطفال	مولانا محمد شمیم ارشادی	30روپے
۴۸	رسالہ زکوٰۃ	محمد اسلم جمالی	10روپے
۴۹	ہمارے امیر	مولانا رضوان احمد ندوی	30روپے
۵۰	اسلام اور طلاق	مولانا مفتی محمد نسیم احمد قاسمیؒ	100روپے
۵۱	رہنمائے دارالقضاء	الحاج محمد شفیع صاحبؒ	30روپے
۵۲	اتحاد امت اور امارت شرعیہ	مو،انا مفتی محمد سعیدالرحمٰن قاسمی	15روپے
۵۳	مساجد اور ائمہ کرام	مولانا نورالحق رحمانی	20روپے
۵۴	عورت اسلامی شریعت میں	مولانا نورالحق رحمانی	150روپے
۵۵	اسلام نے عورت کو کیا دیا	مولانا مفتی فضیل الرحمٰن ہلال عثمانی	30روپے
۵۶	جب رشتہ ٹوٹتا ہے	مولانا مفتی فضیل الرحمٰن ہلال عثمانی	30روپے

۵۷	پینا حرام ہے	مولانا مفتی فضیل الرحمٰن ہلال عثمانی	30روپئے
۵۸	عقیقہ کی سنت ادا کیجئے	مولانا عبدالحلیم حیدری مظاہری	20روپئے
۵۹	عورتوں کے لیے اسلام کا تحفہ	مولانا مفتی برہان الدین سنبھلی	30روپئے
۶۰	کتاب العشر والزکوٰۃ	حضرت مولانا عبدالصمد رحمانیؒ	250روپئے
۶۱	نظام تعلیم کے رہنما اصول	مولانا محمد شبلی القاسمی	10روپئے
۶۲	اردو ترجمہ نئی قومی تعلیمی پالیسی ۲۰۲۰ء	مترجم مولانا سید محمد عادل فریدی	100روپئے
۶۳	ہفتہ وار نقیب کا خصوصی شمارہ امیر شریعت سابع نمبر	مدیر: مولانا مفتی محمد ثناء الہدیٰ قاسمی معاون مدیر مولانا رضوان احمد ندوی	500روپئے
۶۴	بیٹیوں کی حفاظت کیجئے	حضرت مولانا محمد شمشاد رحمانی قاسمی	50روپئے
۶۵	خواتین کے دین وایمان کی حفاظت کیجئے	مولانا محمد شبلی القاسمی	50روپئے

ان کتابوں کے علاوہ تنظیم اور نظامت سے متعلق مختلف کتابچے تسلسل کے ساتھ شائع ہورہے ہیں۔دعوت اسلامی کے فروغ واشاعت اور لوگوں کے درمیان اسلام کے تعارف کے لئے مکتبہ تجاریہ قائم ہے؛ جو دینی موضوعات پر کتابیں شائع کر کے فروخت کرتا ہے،اور ملک کے دیگر ناشرین کی دینی وعلمی کتابیں بھی اس میں فروخت کے لئے رہتی ہیں اور اصحاب علم وفن ان کتابوں کو خرید کر استفادہ کرتے ہیں۔دورۂ وفد امارت شرعیہ اور مختلف اجتماعات کے موقع سے مکتبہ کا بک اسٹال لگایا جاتا ہے۔تاکہ مکتبہ سے لوگ زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھا سکیں۔

وفاق المدارس الاسلامیہ

مسلم معاشرہ میں دینی مدارس کی حیثیت ریڑھ کی ہڈی کی طرح ہے۔ان مدارس نے ہندستان میں اسلامی تہذیب وتمدن اور ملت اسلامیہ کے دینی تشخص کی حفاظت،شرعی علوم وفنون کی نشر واشاعت اور نئی نسل کی دینی تعلیم وتربیت کا عظیم الشان فریضہ انجام دیا ہے۔ باطل افکار ونظریات اور اسلام کے خلاف پھیلائی جانے والی غلط فہمیوں کا ازالہ کیا ہے۔ اور آج بھی ہمارے مدارس قلت وسائل کے باوجود یہ اہم فریضہ انجام دے رہے ہیں۔
عصری تعلیم گاہوں اور تعلیم وتربیت کے میدان میں جو انحطاط اور بگاڑ رونما ہوا اس سے

ہمارے دینی مدارس بھی متأثر ہوئے، مدارس کے درمیان باہم ربط وہم آہنگی کا فقدان، کسی مرکز سے ان کا وابستہ نہ ہونا، نصاب تعلیم کا اختلاف، امتحانات میں بے ضابطگی وغیرہ، یہ ہیں ہمارے مدارس کے وہ مسائل ومشکلات جن کا حل کرنا ان کی کارکردگی کو بہتر سے بہتر بنانا ضروری ہے۔ اس ضرورت کے پیش نظر امارت شرعیہ کے ماتحت وفاق المدارس الاسلامیہ کے قیام کا فیصلہ کیا گیا؛ جس کے اغراض ومقاصد درج ذیل ہیں:
مدارس کی تعلیمی، تربیتی، تنظیمی اور دعوتی کاموں کی نگرانی کرنا، طلبہ میں ٹھوس علمی استعداد پیدا کرنے کے لیے مناسب تدابیر اختیار کرنا، اساتذہ کی تربیت کا نظم کرنا، یکساں متوازن نصاب تعلیم کو جاری کرنا، مدارس کے سالانہ امتحان کے نظم کو استوار کرنا، طلبہ کے داخلہ کے لیے یکساں طریقہ اپنانے کی کوشش کرنا، مدارس کی ترقی واستحکام کے لیے تعطیلات ورخصت اور ضابطۂ اخلاق مرتب کرنا، مدارس اسلامیہ کو وفاق میں شامل کرنا اور اس کی مالیات کو بہتر بنانے کے لیے کوشش کرنا۔اب تک بہار، اڈیشہ، جھارکھنڈ اور بنگال کے ۲۷۶ آزاد مدارس وفاق سے اپنا الحاق کرا چکے ہیں۔جن کی فہرست شائع ہو چکی ہے۔وفاق کی طرف سے اساتذۂ مدارس کی تربیت کے لیے مختلف مقامات پر کیمپ لگائے جاتے ہیں، جس کے مفید نتائج ظاہر ہو رہے ہیں
مدارس کی اصلاح وترقی اور ان کے تعلیمی وتربیتی نظام کو بہتر بنانے کے لیے وفاق سرگرم عمل ہے اور اس کے ذمہ داران مضبوط ومستحکم نظام کے لئے کوشاں ہیں۔

امارت شرعیہ ایجوکیشنل اینڈ ویلفیئر ٹرسٹ

امارت شرعیہ ہندوستان کا وہ واحد ادارہ ہے، جس کو ہمارے اکابر نے شریعت اسلامیہ پر عمل کرنے کے لئے قائم فرمایا اور اس صنعتی وسائنسی دور میں مسلمانوں کی گرتی معاشی صورت حال کو دیکھتے ہوئے حضرت امیر شریعت رابع مولانا سید منت اللہ رحمانیؒ، حضرت امیر شریعت خامس مولانا عبدالرحمٰن صاحبؒ، حضرت مولانا قاضی مجاہد الاسلام قاسمیؒ حضرت مولانا سید نظام الدین صاحب امیر شریعت سادسؒ نے مسلم اقلیت کے نوجوانوں کو

اخلاقی اور دینی تربیت کے ساتھ عصری تعلیم سے آراستہ کر کے اپنے پیروں پر کھڑا کرنے کے لئے ایک لائحہ عمل تیار کیا اور ۱۹۹۳ء میں امارت شرعیہ ایجوکیشنل اینڈ ویلفیئر ٹرسٹ کا قیام عمل میں آیا۔اب تک مختلف جگہوں پر آئی ٹی آئی، پارامیڈیکل قائم کئے جا چکے ہیں۔ ان اداروں سے سیکڑوں کی تعداد میں طلبہ فارغ ہو کر ملک و بیرون ملک کے مختلف سرکاری، نیم سرکاری و پرائیوٹ اداروں میں برسر روزگار ہیں۔کٹیہار کے بارسوئی، بہار شریف، گریڈیہہ وغیرہ میں تعمیراتی کام مکمل ہو چکا ہے۔کوشش یہ ہے کہ جہاں جہاں اس طرح کے ادارے قائم ہو رہے ہیں، وہاں مسجد اور اسپتال بھی قائم کیا جائے۔علاوہ ازیں خدمت خلق کے لئے پھلواری شریف میں مولانا سجاد میموریل اسپتال اور سبزی باغ پٹنہ، جمشید پور جھارکھنڈ اور راور کیلا اڈیشہ میں امارت ہیلتھ سنٹر کا قیام عمل میں آیا ہے۔

خصوصیات:

.ادارہ کے ضابطہ کے مطابق اچھے ماحول میں معیاری تعلیم دینا۔

.کم خرچ میں بہتر تعلیم دے کر روزگار کے مواقع فراہم کرنا۔

.عصری دینی تعلیم دے کر باشعور اور مہذب ہندوستانی شہری بنانا۔

.اس ادارے کی معیاری تعلیم کا نتیجہ یہ ہے کہ ہر سال لڑکے روزگار پانے میں کامیاب ہو جاتے ہیں۔

گذشتہ سالوں میں مندرجہ ذیل کورسوں کی منظوری ملی:

(۱) راور کیلا کے شہر میں نیا انسٹی ٹیوٹ اور ہیلتھ سنٹر قائم ہوا۔

(۲) پھلواری شریف کے ٹیکنیکل انسٹی ٹیوٹ میں آئی ٹی آئی میں فیٹر ٹریڈ کا اضافہ ہوا۔

(۳) کمپیوٹر انسٹی ٹیوٹ میں BCA اور BBA اکاؤنٹنسی کورس کا اضافہ ہوا۔

(۴) قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان، دہلی کے ذریعہ اردو، عربی کے یک سالہ ڈپلومہ کورس کا اضافہ ہوا۔

(۵) مہدولی دربھنگہ کے انسٹی ٹیوٹ میں فیٹر ٹریڈ کا اضافہ ہوا۔

(۶) گلاب باغ پورنیہ کے انسٹی ٹیوٹ میں فیٹر، الیکٹریشین کا اضافہ ہوا اور سابق ٹریڈ ویلڈر و انسٹرومیٹ میکانک کی NCVT سے منظوری ملی۔این آئی او ایس سے الیکٹریشن اور الکٹرونکس کی منظوری ملی۔

(۷) ساٹھی انسٹی ٹیوٹ کے ٹریڈ کو NCVT سے منظوری ملی۔

(۹) ایم ایم آر آئی ٹی کے تحت مولانا سجاد میموریل اسپتال میں این آئی او ایس کی طرف سے کمیونٹی ہیلتھ کورس کا اضافہ ہوا۔

ذیلی اداروں کی تفصیلات

مولانا منت اللہ رحمانی ٹکنیکل انسٹی ٹیوٹ، ایف سی آئی روڈ پھلواری شریف پٹنہ:

نمبر شمار	ٹریڈس کا نام	پاس شدہ طلبہ کی تعداد (از ۲۰۰۸ء تا ۲۰۲۱ء)
۱	الیکٹریشین	541
۲	ریفریزیشن اینڈ ایرکنڈیشن	565
۳	الیکٹرونکس	428
۴	ڈی ایم سول	259
۵	فیٹر	372
۶	COPA	210
۷	پلمبر	260

مولانا منت اللہ رحمانی ٹکنیکل انسٹی ٹیوٹ (پارامیڈیکل) پھلواری شریف پٹنہ

نمبر شمار	ٹریڈس کا نام	پاس شدہ طلبہ کی تعداد (از ۲۰۰۷ء تا ۲۰۲۱ء)
۱	ڈی ایم ایل ٹی (DMLT)	962
۲	بی ایم ایل ٹی (BMLT)	196
۳	فیزیوتھراپی (DPT)	113
۴	فیزیوتھراپی ڈگری کورس (BPT)	214
۵	اے بی پی ٹی (ABPT)	42

امارت انسٹی ٹیوٹ آف کمپیوٹر اینڈ الکٹرونکس، پھلواری شریف پٹنہ

نمبر شمار	ٹریڈس کا نام	پاس شدہ طلبہ کی تعداد (از ۲۰۰۸ء تا ۲۰۱۷ء)
۱	پی جی ڈی سی اے (PGDCA)	398
۲	ڈی سی اے (DCA)	372
۳	ڈی سی اے (NCPUL)	557
۴	بی سی اے (BCA)	502
۵	بی بی اے (BBA)	93
۶	بیچلر آف لائبریرین انفارمیشن سائنس	26

ڈاکٹر عثمان غنی امارت گرلس کمپیوٹر سنٹر، ہارون نگر سیکٹر۔۲، پھلواری شریف پٹنہ

نمبر شمار	ٹریڈس کا نام	پاس شدہ طالبات کی تعداد (از ۲۰۰۸ء تا ۲۰۱۹ء)
۱	ڈی سی اے (NCPUL)	135
۲	بی سی اے (BCA)	259

امارت مجیبیہ ٹکنیکل انسٹی ٹیوٹ، مہدولی دربھنگہ

نمبر شمار	ٹریڈس کا نام	پاس شدہ طلبہ کی تعداد (از ۲۰۰۸ء تا ۲۰۱۹ء)
۱	فیٹر	603
۲	ڈی ایم سول	349
۳	الیکٹریشین	84
۴	پلمبر	(ابھی کوئی بیچ نہیں نکلا ہے)
۵	سرویئر	(ابھی کوئی بیچ نہیں نکلا ہے)

امارت ٹکنیکل انسٹی ٹیوٹ، گلاب باغ پورنیہ

نمبر شمار	ٹریڈس کا نام	پاس شدہ طلبہ کی تعداد (از ۲۰۰۸ء تا ۲۰۱۹ء)
۱	فیٹر	444
۲	الیکٹریشین	406
۳	انسٹرومینٹ میکانک	222
۴	الکٹرونکس	225

امارت عمر ٹکنیکل ٹریننگ سنٹر، راورکیلا اڈیشہ

نمبر شمار	ٹریڈس کا نام	پاس شدہ طلبہ کی تعداد (از ۲۰۰۸ء تا ۲۰۱۹ء)
۱	فیٹر	667
۲	الیکٹریشین	670
۳	ویلڈر	142

مولانا سجاد میموریل اسپتال

اسلام دین فطرت ہے یہ ہمدردی، غمگساری، ضعیفوں کی امداد، بھلائی کا حکم دینے والا، بُرائی سے روکنے والا، خیر کا سرچشمہ، نیکی اور پرہیزگاری کا مذہب ہے، جس نے یہ بتلایا کہ محتاجوں اور بے سہاروں کو سہارا دینا، ضعیفوں کی امداد اور خدمت خلق دین ودنیا دونوں کے لیے نافع اور مفید ہے اور ضعیفوں اور کمزوروں کے ساتھ رحم وکرم کا معاملہ کرنا اور ان کی امداد، انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کی سنت ہے۔

اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے مخلوق خدا کی خدمت اور اس کے ساتھ حسن سلوک کو تقرب الی اللہ کا ذریعہ بتلایا ہے، حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:
الخلق عيال الله فأحب الخلق إلى الله من أحسن إلى عياله (مشکوٰۃ المصابیح۔ باب الشفقۃ والرحمۃ علی الخلق ،۲/۴۲۵) ''ساری مخلوق اللہ تعالیٰ کا کنبہ ہے اوراس کے کنبہ کے ساتھ جو بندہ بھی اچھا معاملہ کرے گا، وہ اللہ کے نزدیک مخلوق میں سب سے زیادہ پسندیدہ ہے۔''

مخلوق خدا کے ساتھ ہمدردی وغمگساری اوراس کی امداد کا ایک اہم حصہ مریضوں کی تیمارداری اور علاج ومعالجہ ہے اور احادیث میں اس پرزور ہی نہیں دیا گیا؛ بلکہ اس کو ایک مسلمان پر دوسرے مسلمان کا حق بتلایا گیا، حدیث شریف میں ہے:

عن أبي هريرة رضى الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم حق المسلم على المسلم خمس ردالسلام وعيادة المريض واتباع الجنائز وإجابة الدعوة وتشميت العاطس (مشکوٰۃ المصابیح۔۱/۱۳۳) ''حضرت

ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر پانچ حقوق ہیں،سلام کا جواب دینا،مریض کی عیادت کرنا، جنازہ کے ساتھ چلنا،دعوت قبول کرنا اور چھینکنے والے کی چھینک کا جواب دینا‘‘

ایک دوسری حدیث میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے بھوکوں کو کھانا کھلانے اور مریضوں کی عیادت کا حکم اور ترغیب دی ہے۔**قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم أطعموا الجائع وعودوا المریض** (مشکوٰۃ المصابیح۔۱۳۴۳/۱) شریعت اسلامیہ نے ایک دوسرے کی حاجت پوری کرنے اور پریشانی کو دور کرنے کا حکم ہی نہیں دیا، بلکہ اس پر بشارت وخوشخبری بھی سنائی کہ جو شخص دوسرے کی حاجت کو پوری کرے گا، اللہ تعالیٰ اس کی حاجت کو پوری فرمائیں گے اور جو دوسرے کی پریشانی کو دور کرے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی پریشانی کو دور فرمائیں گے۔

قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم المسلم أخو المسلم لایظلمہ ولایسلمہ ومن کان فی حاجۃ أخیہ کان اللّٰہ فی حاجتہ ومن فرج عن مسلم کربۃ فرّج اللّٰہ عنہ کربۃ من کربات یوم القیامۃ (بخاری)

مذکورہ بالا آیات وروایات سے یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہوگئی کہ ہمدردی وغمگساری، مریضوں کی عیادت، ضعیفوں اور محتاجوں کی مدد، انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کی سنت اور عبادت کا درجہ رکھتی ہے۔اس لیے ایک مومن کی شان یہ ہونی چاہئے کہ اس کے قلوب میں محتاجوں، بے سہاروں کمزوروں کی امداد، مریضوں کی عیادت وعلاج ومعالجہ اور ایثار وقربانی کا جذبہ موجزن ہو۔

اسپتال کی ضرورت:

اللہ تعالیٰ نے انسان کو بے شمار انعامات واحسانات سے نوازا ہے اور ان انعامات واحسانات میں سب سے عظیم اور گراں قدر نعمت صحت وتندرستی ہے،اس نعمت کی حفاظت ہر انسان کا منصبی فریضہ ہے اور جہاں اللہ تعالیٰ نے صحت کی دولت سے نوازا، وہیں بیماری کو بھی پیدا

فرمایا، گویا کہا جاسکتا ہے کہ صحت کے ساتھ مرض کا یارانہ شروع سے چلا آرہا ہے اور مرض سے شفایابی کے لیے اللہ عزوجل نے دوا، علاج ومعالجہ کا حکم بھی دیا ہے، چنانچہ حدیث شریف میں ہے:’’**عن أبی ہریرۃ رضی اللّٰہ عنہ عن النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم قال: ماأنزل اللّٰہ داء إلاانزل لہ شفاء**‘‘ (الصحیح للبخاری کتاب الطب۔۸۴۸/۲)’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے جو بھی مرض پیدا کیا، اس کی شفا بھی نازل فرمائی۔

اس حدیث سے یہ بات معلوم ہوئی کہ علاج ومعالجہ شریعت میں مطلوب ہے، اور مریضوں کی عیادت، ان کی خدمت، ان کا علاج ومعالجہ اور ان کی صحت کے لیے دعاء کا اہتمام انسانی اور اسلامی فریضہ ہے۔ چنانچہ اس اہم فریضہ کی ادائیگی کی طرف اکابر امارت شرعیہ حضرت مولانا سید شاہ منت اللہ رحمانیؒ امیر شریعت رابع، حضرت مولانا قاضی مجاہد الاسلام قاسمی علیہ الرحمہ نائب امیر شریعت خامس امیر شریعت سادس حضرت مولانا سید نظام الدینؒ (جو اُس وقت ناظم امارت شرعیہ تھے) اور امیر شریعت سابع مفکر اسلام حضرت مولانا سید محمد ولی رحمانیؒ نے خصوصی توجہ فرمائی، اس کے لیے پھلواری شریف میں جہاں مسلمانوں کی کثیر آبادی ہے اور اکثر مسلمان خط افلاس سے نیچے زندگی گزار رہے ہیں بانی امارت شرعیہ حضرت مولانا ابوالمحاسن محمد سجاد علیہ الرحمہ کی یاد میں ’’مولانا سجاد میموریل ہاسپٹل‘‘ قائم کیا جس کا افتتاح ۲۲/شعبان ۱۴۰۸ھ مطابق ۱۰/اپریل ۱۹۸۸ء کو ہوا۔ یہ ہاسپٹل وقت کی اہم ضرورت ہے اور خدمت خلق اور رفاہی کاموں کا بہترین ذریعہ ہے۔جس سے بلاتفریق مذہب وملت، رنگ ونسل اور ذات پات لوگ فائدہ اٹھا رہے ہیں، روزانہ سینکڑوں مریضوں کا علاج ہوتا ہے اور روز افزوں ترقی کی راہ پر گامزن ہے۔

خصوصیات:

- دینی وملی فریضہ سمجھ کر محض انسانیت کی بنیاد پر خدمت خلق
- کم خرچ اور صحیح علاج

- مریضوں کے ساتھ محبت و ہمدردی کا برتاؤ
- بہار، اڈیشہ وجھارکھنڈ کے مختلف مقامات پر موبائل میڈیکل سروس کے ذریعہ مریضوں کا مفت علاج
- غریب ونادار مریضوں کے موتیابند کا مفت آپریشن
- کوڑا کرکٹ جلانے کے لیے Incinerator مشین کا نظم

ایم ایس ایم اسپتال کی دس سالہ خدمات کا اجمالی خاکہ حسب ذیل ہے!

نمبر شمار	یونٹ کا نام	اپریل ۲۰۰۷ء تا اکتوبر ۲۰۲۰ء
۱	جنرل او پی ڈی	69599
۲	جنرل سرجری	753
۳	میٹرنیٹی او پی ڈی	37732
۴	میٹرنیٹی انڈور	4525
۵	پیتھولوجی	40179
۶	ایمونائزیشن	19821
۷	آنکھ، کان، ناک او پی ڈی	58142
۸	آنکھ، کان سرجری	3672
۹	آرتھو او پی ڈی	1350
۱۰	ایکسرے	8459
۱۱	جنرل سرجری او پی ڈی	148
۱۲	الٹراساؤنڈ	12512
۱۳	ٹی بی ڈاٹ	5304
۱۴	ڈنٹل او پی ڈی	7339
۱۵	ڈنٹل سرجری	5627

۱۶	آرتھو سرجری	36
۱۷	پیڈیٹرک او پی ڈی	4955
۱۸	ایڈز (آئی سی ٹی سی)	53194
۱۹	ڈنٹل ایکسرے	2332
۱۲۰	مفت آئی سرجری	1015
۲۰	فیزیو او پی ڈی	1879
۲۱	فیزیوتھراپی ٹریٹمنٹ	19094
۲۲	ای سی جی	1784
۲۳	گیسٹرو او پی ڈی	29
۲۴	فری ہارٹ چیک اپ	754

موبائل سروس:

نمبر شمار	تاریخ وار	کیمپ کی تعداد	مقامات	مریضوں کی تعداد
	اپریل ۲۰۰۷ء سے فروری ۲۰۲۱ء	163	163	97670

شعبہ تعمیرات

امارت شرعیہ، بہار، اڈیشہ وجھارکھنڈ اور مغربی بنگال کے مسلمانوں کی شرعی تنظیم ہے، اس لئے اس کا دائرہ بڑھا ہوا ہے، کاموں کے پھیلاؤ، مسلمانوں کے گوناگوں مسائل وضروریات اور امارت شرعیہ سے وابستگی وتوقعات کے پیش نظر اکابر نے الگ سے تعمیرات کا ایک شعبہ قائم فرمایا۔ شعبہ تعمیرات وقت کی اہم ضرورت ہے حضرت امیر شریعت رابع مولانا سید منت اللہ رحمانیؒ کے زمانہ سے تعمیرات میں غیر معمولی اضافہ ہوا ہے۔ ماضی قریب میں کئی اضلاع میں دارالقضاء، ٹیکنیکل انسٹی ٹیوٹ، اسپتال اور اسکول کے لیے بلڈنگ تعمیر کی گئی۔ اس وقت شہر رانچی سے ۱۵ رکیلومیٹر کے فاصلہ پر ''اربا'' ایک جگہ ہے، جہاں امارت شرعیہ کی پانچ ایکڑ زمین ہے، اس کی باؤنڈری کا کام مکمل ہوگیا ہے، جلد ہی حضرت امیر شریعت حضرت مولانا احمد ولی فیصل رحمانی صاحب مدظلہ کے حکم سے اسکول کا تعمیری کام شروع ہوگا، اور وہاں بھی ان شاءاللہ سی بی ایس ای کے طرز پر اسکول قائم کیا جائے گا۔

بیت المال

بیت المال امارت شرعیہ کا کلیدی شعبہ ہے، امارت شرعیہ کے تمام شعبوں کی کارکردگی کا انحصار بیت المال کے استحکام پر موقوف ہے۔ اس اعتبار سے اس شعبہ کی اہمیت بہت زیادہ ہے، بیت المال دراصل اسلامی خزانہ ہے، جہاں مسلمانوں کی زکوۃ وصدقات اور عطیات کی رقوم جمع ہوکر دینی وملی کاموں میں خرچ ہوتی ہیں یہاں سے فقراء اور مساکین بیوگان ویتامی اور دوسرے محتاجوں کو وقتی اور مستقل وظائف دیئے جاتے ہیں، دور دراز دیہاتوں کے مکاتب میں پڑھانے والے معلمین کو بھی وظائف دیئے جاتے ہیں دینی تعلیم حاصل کرنے والے نادار طلبہ کو ماہانہ وظائف جاری کئے جاتے ہیں، ان کے علاوہ دین وملت کے مختلف کاموں میں بیت المال سے رقمیں خرچ کی جاتی ہیں۔

ہنگامی حالات، فرقہ وارانہ فسادات اور قدرتی حادثات کے موقع پر متاثرہ افراد اور مصیبت

زدوں کی امداد کا کام بھی بیت المال کے ذریعہ انجام پاتا ہے، ملک اور بیرون ملک جہاں کہیں بھی مسلمانوں پر کوئی مصیبت آئی، بیت المال کے ذریعہ گنجائش کے مطابق امدادی کام انجام دیئے جاتے ہیں۔ جنگ سمرنا اور بلقان اور ۱۹۳۴ کے زلزلہ کے موقع پر لاکھوں روپے خرچ ہوئے ۱۹۶۴ میں عرب اور اسرائیل جنگ کے موقع پر امارت شرعیہ کے بیت المال سے ایک لاکھ روپے کی رقم مصیبت زدہ عرب بھائیوں کو بھیجی گئی، احمد آباد، بڑودہ، بھیونڈی، جل گاؤں، جمشید پور، مہاراشٹر میں ہونے والے فسادات کے موقع پر بھی امارت شرعیہ کے بیت المال سے ایک بڑی رقم کی امداد دی گئی، اور اس طرح ایک صدی سے زائد عرصہ سے قدرتی حادثات اور فرقہ وارانہ فسادات کا ایسا سلسلہ رہا کہ بیت المال کے ریلیف فنڈ نے ایک مستقل شعبہ کی حیثیت اختیار کرلی ہے، جس کے ذریعہ کچھ عرصہ پہلے شمالی بہار اور پٹنہ کے سیلاب نیز رانچی، راور کیلا، بتیا، پورنیہ وغیرہ کے فسادات میں مصیبت زدہ لوگوں کی امداد کا کام ہوا، بالخصوص ۱۹۸۷ کے سیلاب اور ۱۹۸۸ کے زلزلہ میں امداد اور باز آباد کاری کا نمایاں کام انجام دیا گیا، اور متاثرہ مساجد کی تعمیر یا مرمت کا کام بھی ہوا، بہار شریف، جمشید پور میں کالونی ومارکیٹ تعمیر کی گئی، اسی طرح اکتوبر ۱۹۸۹ میں ہولناک فساد ہوا، جس سے بھاگل پور، سیتامڑھی، سہسرام اور مونگیر کی سیکڑوں بستیاں متاثر ہوئیں، اس موقع پر امارت شرعیہ نے جہاں قیام امن کے لئے حکومت سے جرأت مندانہ بات کی اور مسلمانوں کی جان ومال کی حفاظت کی کوشش کی وہیں فساد سے اجڑے ہوئے لوگوں کی باز آباد کاری کا بھی تاریخی کام انجام دیا، تقریباً ایک ہزار سے زائد خاندان کے لئے زمین ومکان دیا گیا، اسی طرح ۱۹۹۰ میں جب پٹنہ سیٹی، رانچی اور مالدہ صوبہ مغربی بنگال حیدرآباد، بجنور وغیرہ میں اور ۱۹۹۱ میں کٹک صوبہ اڈیسہ میں فساد ہوا تو امارت شرعیہ کی طرف سے مظلومین کی مدد کی گئی سوپر سائیکلون ۱۹۹۹ء اڈیسہ کے موقع سے راحت رسانی اور باز آباد کاری پر ایک کروڑ سے زائد رقم خرچ کی گئی اس طرح وہاں ۱۹۹۰ میں تباہ کن سیلاب آیا اور امارت شرعیہ کی طرف سے امداد وراحت پہونچائی گئی، ۲۰۰۱ میں

گجرات کے بھیانک زلزلہ میں بلاامتیاز مذہب وملت متاثرین کی امداد وراحت رسانی کا کام کیا گیا اور متاثرین کے لئے مکانات تعمیر کئے گئے۔

فروری ۲۰۰۲ میں ملک کی انتہا پسند جماعتوں نے گجرات میں فرقہ وارانہ فساد برپا کیا، مسلمانوں کو منصوبہ بند طریقہ پر تباہ وبرباد کیا، اس موقع پر امارت شرعیہ نے نہ صرف فساد متاثرین کی وقتی امداد اور راحت رسانی کا بڑا کام کیا بلکہ بھروچ، بڑودہ وغیرہ میں ڈھائی سو مکانات کی مرمتی کے ساتھ احمد آباد سرخیز روڈ پر زمین خرید کر کروڑوں روپے کی لاگت سے پچاس خاندانوں کے لئے رہنے کے پختہ مکانات، مکتب اور مسجد تعمیر کروایا، ۲۰۰۳ میں مغربی بنگال کے نعمت پور گاؤں میں فرقہ وارانہ فساد ہوا، امارت شرعیہ نے سیکڑوں فساد متاثرین کے درمیان امداد وعبوری راحت کا کام انجام دیا۔ ۲۰۰۴ء میں شمالی بہار کے بھیانک سیلاب سے لاکھوں لاکھ افراد متاثر ہوئے، مصیبت کی اس گھڑی میں امارت شرعیہ نے سیلاب زدگان کی امداد وراحت رسانی میں نمایاں خدمات انجام دیا، اور تقریبا بیس ہزار خاندانوں کو اس امداد کا فائدہ پہنچا، اسی سال سونامی کا ہولناک طوفان آیا، جس نے پورے ملک کو جھنجھوڑ کر رکھ دیا، امارت شرعیہ کے خدام نے بلاتاخیر متاثرہ علاقوں میں پہونچ کر ڈھائی سو خاندان کے درمیان امداد رسانی کا کام انجام دیا۔ ۲۰۰۵ء میں مئو کا فساد کوئی معمولی فساد نہیں تھا، امارت شرعیہ نے اس پریشانی کے عالم میں وفد بھیج کر لوگوں کو ڈھارس بندھائی اور عبوری راحت کے کاموں میں حصہ لیا۔ ۲۰۰۷ء میں شمالی بہار کے ۱۵/ سے زائد اضلاع بھیانک سیلاب کی زد میں آئے، جس سے ہزاروں خاندان بے گھر ہوگئے، اور کروڑوں افراد غذائی اجناس اور صاف پانی کے لئے ترس گئے، امارت شرعیہ نے مصیبت کی اس گھڑی میں جنگی پیمانے پر عبوری راحت اور امداد رسانی کے خدمات انجام دیئے۔ ۲۰۰۸ء میں کوسی کا پشتہ ٹوٹا جس کی تباہی نے پوری دنیا کو سوگوار کردیا، ہزاروں جانیں ضائع ہوگئیں، لاکھوں افراد بے گھر ہوگئے اور کروڑوں انسان دانہ دانہ کے لئے ترس گئے، ایسے مشکل حالات میں امارت شرعیہ پہلی فلاحی تنظیم ہے، جس نے سب سے

پہلے متاثرہ علاقوں میں پہنچ کر جنگی پیمانے پر لوگوں کی جان بچانے، راحت پہونچانے، کیمپوں کا انتظام کرنے کا کام شروع کیا، پھر اس کے بعد لوگوں کو دوبارہ گھروں میں آباد کرنے کے لئے وسیع پیمانے پر امداد بہم پہونچایا، نقد رقوم دیئے اور جو لوگ گھر کے سایہ سے محروم ہوچکے تھے، ایسے ڈھائی ہزار خاندانوں کے لئے مکانات بنوائے، صاف پانی کے لئے گاؤں گاؤں میں چاپاکل لگوایا، مساجد اور مکاتب بنوایا، سردی کے موسم میں ایک لاکھ چالیس ہزار کمبل تقسیم کرائے، عید کے موقع پر نئے کپڑے اور عید کے سامانوں کا انتظام کرایا، اور عیدالاضحیٰ کے موقع پر قربانی کا نظم، میڈیکل کیمپوں کا انعقاد، اور موبائل میڈیکل ٹیم کے ذریعہ ہزاروں خاندان کے گھروں تک پہنچ کر علاج ومعالجہ کی خدمات انجام دیئے ان تمام امدادی اور بازآبادکاری کے کاموں پر تقریبا چھ کروڑ کی مالیت خرچ کی گئی، کاموں کا یہ سلسلہ مسلسل ڈھائی سالوں تک جاری رہا، ۱۴۳۸-۱۴۳۹ میں ساٹھ مکاتب کی تعمیر کی گئی اوران کے اساتذہ کی تنخواہ کی ادائیگی بیت المال امارت شرعیہ سے جاری ہوئی۔ بنگال کا آئیلہ طوفان بھی قدرت کا ایک زبردست تازیانہ تھا اور دھولیہ کا فساد بھی تباہی کے اعتبار سے کوئی معمولی فساد نہیں تھا، امارت شرعیہ نے ان موقعوں پر بھی راحت رسانی کا کام کیا۔ مظفر نگر یوپی فساد، کشمیر میں آئے سیلاب نیپال میں آئے زلزلہ کے موقع پر بھی امارت شرعیہ نے ریلیف کا کام کیا۔ شمالی بہار کے ۱۹/ اضلاع اگست ۲۰۱۶ء کے سیلاب میں متاثر ہوئے جس میں بڑے پیمانہ پر ریلیف کا کام کیا گیا اور مکانات بنوائے گئے۔ ۲۰۱۷ء سے ۲۰۱۹ء جہاں جہاں سیلاب آیا، آتش زدگی ہوئی یا فسادات ہوئے ان مواقع پر بھی امارت شرعیہ نے ریلیف کا کام کیا شمالی بہار کے درجنوں اضلاع کے علاوہ جنوبی ہند کی مشہور ریاست کیرل کے سیلاب متاثرہ علاقوں میں بھی امارت شرعیہ کی طرف سے ریلیف کا کام ہوا، ۲۰۱۸-۲۰۱۹ میں ماب لنچنگ میں جو بے قصور افراد مارے گئے ان کے ورثاء کو بھی فی کس پچاس پچاس ہزار روپئے بشکل چیک دیے گئے اور کئی اضلاع میں ناگہانی آفات کے موقع پر امارت شرعیہ نے ریلیف کا کام کیا ہے۔

امارت شرعیہ کی ہمہ جہت خدمات کے پیش نظر اصحاب خیر سے مخلصانہ اپیل ہے کہ زکوٰۃ و صدقات وعطیات کی رقوم سے امارت شرعیہ کی بھر پور مدد کریں یا پھر رقم منی آرڈر یا ڈرافٹ کے ذریعہ بیت المال امارت شرعیہ،،کو روانہ کردی جائے۔اللہ تعالیٰ امارت شرعیہ سمیت تمام دینی اداروں ، دین کے لیے کام کرنے والوں اور جملہ مسلمانوں کی حفاظت فرمائے۔(آمین)

والسلام

محمد شبلی القاسمی

قائم مقام ناظم امارت شرعیہ بہار، اڈیشہ وجھارکھنڈ

پھلواری شریف، پٹنہ

چیک یا ڈرافٹ پر صرف یہ لکھیں

BAITULMAL IMARAT SHARIAH

رقم بھیجنے کا پتہ: ناظم بیت المال امارت شرعیہ پھلواری شریف پٹنہ۔801505

Nazim Baitulmal, Imarat Shariah, Phulwari Sharif, Patna-801505

مندرجہ ذیل اکاؤنٹ نمبر پر ڈائرکٹ ٹرانسفر بھی کر سکتے ہیں

A/C Name: IMARAT SHARIAH
A/C No. 918020107701035
Bank Name: AXIS BANK
Branch: Phulwari Sharif, Patna
IFSC Code: UTIB0003615

رابطہ نمبر

فون نمبر:0612-2555351,2555014,2555668

ای میل:nazimimaratshariah@gmail.com

imaratshariahphulwarisharif@gmail.com

ہمارے ملک کے بنیادی مسائل یہ ہیں

’’ہمارے ملک کے بنیادی مسائل نہ عالمی حالات ہیں، نہ جنگ کے خطرات ہیں، نہ اقتصادی کمزوری ہے اور نہ غیر یقینی سیاسی حالات، اس ملک کا بنیادی مسئلہ یہ ہے کہ یہاں خطرناک حد تک ایمانداری، اخلاص، شرافت اور رواداری کم ہوگئی ہے۔اقتصادی میدان میں جو بحران نظر آرہا ہے، وہ اس لیے نہیں کہ یہاں وسائل اور ذرائع کی کمی ہے، ایمانداری اور اخلاص کی کمی ہی نے ملک کو غریب بنا رکھا ہے، شرافت، رواداری اور اصول پسندی کے فقدان نے سیاسی انارکی پھیلادی ہے، سیاسی جماعتیں خدمت کرنے، ظالموں کا ہاتھ روکنے اور مظلوموں کو سنبھالنے کے بجائے الیکشن جیتنے کی مشنری بن کر رہ گئی ہے، ہم سبھوں کی ذمہ داری ہے کہ ایمانداری، اخلاص، شرافت اور رواداری کے جذبہ کو فروغ دیں۔‘‘

(امیر شریعت رابع حضرت مولانا منت اللہ رحمانی صاحب نور اللہ مرقدہ)

ہمیں وطن سے محبت ہے، یہ کہنے کی ضرورت نہیں!

’’یہ کہنے کی ضرورت نہیں ہے کہ جس ملت نے وطن کی آزادی کے لیے سب سے زیادہ جانی قربانی دی، اسے وطن سے محبت ہے، محبت دکھانے کی چیز نہیں ہوتی، سننے اور سنانے کی چیز نہیں ہوتی، برتنے اور محسوس کرنے کی چیز ہے، یہ دل کا معاملہ ہے، عمل سے جھلکتا ہے، اندازے سے پتہ چلتا ہے اور لفظی پیرہن اس کی لطافت کو برداشت نہیں کرسکتا، بیشک محبت میں امتحان بھی ہوتا ہے، مگر امتحان لے گا کون؟ نفرت کے سوداگر الفت ومحبت کی زبان کب سمجھتے ہیں، ان کی اہلیت نہیں کہ وہ ہماری محبتوں کا امتحان لے سکیں۔

ووٹ کی سیاست اور اقتدار کی ہوس نے ملک کے سادہ ذہن باشندوں کو خطرناک رخ پر لے جانا چاہا ہے، ایسے لوگوں کو غرض نہیں کہ اس نامناسب اور غیر واقعی پروپیگنڈہ کے اثرات عوام پر کیا پڑیں گے، اور ملک کے اتحاد و یکجہتی پر اس کے کیا اثرات مرتب ہوں گے؟ علم، تہذیب اور تربیتی نظم کا کیا حال ہوگا، ایسوں کو وطن کی محبت اور وطن کے مستقبل کی پرواہ نہیں، وہ دیکھ رہے ہیں تو صرف یہ کہ اقتدار پر قبضہ اور مسلسل قبضہ کی راہ کس طرح بنائی جائے، اقتدار میں رہنا ہر سیاسی پارٹی کی منزل مقصود ہوا کرتی ہے، مگر یہ بھی سونچنا چاہئے کہ وطن پارٹی سے بہت بلند ہے، اور وطن کا مفاد سیاسی اغراض ومقاصد کی ہوس سے بہت اونچا ہے۔‘‘

(امیر شریعت مفکر اسلام حضرت مولانا محمد ولی رحمانی صاحبؒ سجادہ نشیں خانقاہ رحمانی مونگیر)